U5411

1[illegible]-12-94

Title – SALAANA REPORT ANJUMAN TARAQQI URDU (HIND)

Creator – Murattiba Abdul Haq

Publisher – Lateefi Press (Delhi).

Date – 1937.

Pages – 71

Subjects – Report – Anjuman Taraqqi Urdu (Hind).

سالانہ رپورٹ

انجمن ترقیٔ اُردو (ہند)

بابت سنہ ۱۹۳۷ء

مرتبہ و شایع کردہ

عبدالحق بی-اے (علیگ) ڈی لٹ (الہ آباد)
سیکرٹری انجمن ترقی اُردو (ہند)

لطیفی پریس دہلی دروازہ - دہلی

دی اسٹینڈرڈ انگلش - اردو ڈکشنری

مرتبۂ

انجمن ترقی اردو (ہند)

جس قدر انگلش اردو ڈکشنریاں اب تک شائع ہوئی ہیں ان میں سب سے زیادہ جامع اور مکمل یہ ڈکشنری ہے - اس میں تخمیناً دو لاکھ انگریزی الفاظ اور محاورات کی تشریح کی گئی ہے - چند خصوصیات ملاحظہ ہوں :-

(۱) یہ بالکل جدید ترین لغت ہے - انگریزی زبان میں اب تک جو تازہ ترین اضافے ہوئے ہیں وہ تقریباً تمام کے تمام اس میں آگئے ہیں -

(۲) اس کی سب سے بڑی اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ادبی، مقامی اور بول چال کے الفاظ کے علاوہ ان الفاظ کے معنی بھی شامل ہیں جن کا تعلق علوم و فنون کی اصطلاحات سے ہے - اسی طرح ان قدیم اور متروک الفاظ کے معنی بھی درج کیے گئے ہیں جو ادبی تصانیف میں استعمال ہوئے ہیں -

(۳) ہر ایک لفظ کے مختلف معانی اور فروق الگ الگ لکھے گئے ہیں اور امتیاز کے لیے ہر ایک کے ساتھ نمبر شمار دے دیا گیا ہے -

(۴) ایسے الفاظ جن کے مختلف معنی ہیں اور ان کے نازک فروق کا مفہوم آسانی سے سمجھ میں نہیں آتا - ان کی وضاحت مثالیں دے دے کر کی گئی ہے -

(۵) اس امر کی بہت احتیاط کی گئی ہے کہ ہر انگریزی لفظ اور محاورے کے لیے ایسا اردو مترادف لفظ اور محاورہ لکھا جائے جو انگریزی کا مفہوم صحیح صحیح طور سے ادا کر سکے اور اس غرض کے لیے تمام اردو ادب، بول چال کی زبان اور پیشہ وروں کی اصطلاحات وغیرہ کی پوری چھان بین کی گئی ہے - یہ بات کسی دوسری ڈکشنری میں نہیں ملے گی -

(۶) ان صورتوں میں جہاں موجودہ اردو الفاظ کا ذخیرہ انگریزی کا مفہوم ادا کرنے سے قاصر ہے ایسے نئے مفرد یا مرکّب الفاظ وضع کیے گئے ہیں جو اردو زبان کی فطری ساخت کے بالکل مطابق ہیں -

(۷) اس لغت کے لیے کاغذ خاص طور پر باریک اور مضبوط تیار کرایا گیا تھا جو بائبل پیپر کے نام سے موسوم ہے - طباعت کے لیے اردو اور انگریزی ہر دو خوبصورت ٹائپ استعمال کیے گئے ہیں - جلد بہت پائدار اور خوشنما بنوائی گئی ہے -

(ڈمائی سائز - صفحات ۱۵۱۳ + ۳۳) قیمت سولہ روپے کلدار علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ

دفتر انجمن ترقی اردو (ہند) اورنگ آباد (دکن)

سالانہ رپوٹ
انجمن ترقی اردو
بابت سنہ ۱۹۳۷ء

۱۔ اس سال ناظم صاحب تعلیمات ممالک محروسہ سرکار عالی نے ایک کمیٹی کے ذریعہ اردو کی درسی کتابوں کی جو ریاست حیدرآباد دکن کے مدارس کے لیے انجمن نے تیار کی تھیں، نظر ثانی کرائی۔ کمیٹی کے مشورے کے مطابق ضروری اصلاح و ترمیم عمل میں آئی اور تمام کتابیں از سرنو طبع کرائی گئیں۔ انجمن کا مطبع اس سال زیادہ تر انھیں کتابوں کے طبع کرنے میں مصروف رہا۔

ان کے علاوہ نصاب اردو (برائے میٹریکولیشن) بھی طبع ہوا۔

۲۔ چند ہم عصر۔

جیسا کہ گزشتہ رپوٹ میں لکھا گیا تھا شیخ چاند مرحوم نے معتمد انجمن ترقیٔ اردو کے وہ مضامین جو انھوں نے بعض ہم عصر بزرگوں اور احباب کی وفات پر یا کسی دوسرے ضمن میں لکھے تھے، مختلف رسالوں اور کتابوں کے تبصروں وغیرہ سے بڑی تلاش کے بعد جمع کیے تھے، کتاب کی صورت میں شایع کیے گئے۔

۳ - جگ بیتی

یہ پنڈت برجموہن دتاتریا کیفی صاحب کی جدید مثنوی ہی جو انجمن نے شایع کی - یہ مثنوی ہماری اکثر قدیم مثنویوں کی طرح فرضی اور خیالی یا غیر فطری قصے پر بنی نہیں بلکہ اس کا تعلق ہمارے زمانے کی موجودہ زندگی سے ہی اور اسے اس نہج سے بیان کیا ہی کہ اس کا اثر زمانۂ حال کی کشمکش اور خصوصًا ہندو مسلم تعلقات پر بہت ہی اچھا مترتب ہوتا ہی - اس کے علاوہ زبان و بیان کی خوبیاں الگ ہیں - ایک جدّت حضرت کیفی نے یہ کی ہی کہ موقع و محل کے لحاظ سے کہیں کہیں بحر بھی بدل دی ہی - اس سے بھی خاص لطف پیدا ہوگیا ہی -

۴ - اس سال انجمن کا سب سے بڑا علمی کارنامہ انگریزی اردو لغت یعنے "سٹینڈرڈ انگلش اردو ڈکشنری" کی تکمیل اور اشاعت ہی - یہ بڑی تقطیع کے تقریبًا سولہ سو صفحوں پر ہی اور ہر صفحے میں دو کالم ہیں - انجمن کو اس کی تیاری میں مصارف کثیر برداشت کرنے پڑے - یہ کئی سال کی متواتر محنت اور متعدد دماغوں کی کوشش و کاوش کا نتیجہ ہی - ہندستان کیا ایشیا کی کسی زبان میں ایسی جامع اور مبسوط لغت اب تک نہیں لکھی گئی - اس کے لیے کاغذ بھی خاص طور پر تیار کرایا گیا تھا - یہ کاغذ "بائبل پیپر" کے نام سے موسوم ہی جو ہلکا، باریک اور مضبوط ہی - ورنہ یہ ضخیم کتاب ایک جلد میں نہیں سما سکتی تھی - اردو ٹائپ بھی اس کے لیے خاص طور پر بنوایا گیا تھا - ہماری زبان میں ایسی لغات کی شدید ضرورت تھی اور خوشی کی بات ہی کہ یہ ضرورت بہ احسن وجہ پوری

ہوگئی - کتاب انجمن کے مطبع میں بڑی صحت و صفائی کے ساتھ طبع ہوئی ہے اور جلد بھی بہت خوبصورت اور مضبوط ہے۔

انجمن نے اس سال سے اُن تجاویز کے مطابق جو اردو کانفرنس منعقدۂ علی گڑھ میں منظور ہوئی تھیں اپنے کاموں اور اپنے مقاصد کو زیادہ وسیع کرنے اور اردو زبان کی اشاعت کے ذرائع کو عمل میں لانے کا پورا ارادہ کرلیا ہے اور اس کا آغاز بھی کردیا ہے۔ ان سب کا مختصر ذکر اس رپوٹ میں اپنی اپنی جگہ پر کیا جاے گا۔

سب سے پہلے ہم انجمن کے علمی کاموں کا ذکر کرتے ہیں۔ انجمن نے یہ تہیہ کرلیا ہے کہ ہر سال کم سے کم بیس کتابیں شایع کی جائیں۔ جن میں ادبی، علمی، استنادی اور عام دلچسپی کی عام فہم کتب شامل ہونگی۔ چنانچہ اس کا اہتمام اسی سال سے شروع کردیا گیا ہے۔ جو کتابیں زیر طبع یا زیر تالیف ہیں اُن کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) طلبہ کی انگریزی اردو لغت۔

یہ بڑی لغات کا (جس کا ذکر اوپر آچکا ہے) اختصار ہے۔ باوجود اختصار کے بہت جامع ہے۔ صرف متروک اور غریب الفاظ یا ایسی اصطلاحات جن کا تعلق خاص فنون سے ہے اور ادب میں شاذ و نادر استعمال ہوتی ہیں، خارج کردی گئی ہیں۔ یہ کتاب تقریبًا بالکل تیار ہے اور ۳۸ء میں شایع ہوجاے گی۔

(۲) ملا نصرتی ملک الشعراے بیجاپور۔

نصرتی جو علی عادل شاہ ثانی سلطان بیجاپور کے دربار کا

ملک الشعرا تھا، قدیم دکنی اردو میں بہت بڑے پائے کا شاعر گزرا ہے۔ رزم و بزم دونوں کا اُستاد تھا۔ یہ محققانہ کتاب اس نامور شاعر کے حالات و کلام پر ہے۔ یہ باقساط رسالۂ اردو میں شایع ہوئی تھی، اب بعد نظر ثانی و اصلاح و اضافہ مع فرہنگ و تصاویر (جن کا تعلق نصرتی کی مثنوی "گلشن عشق" سے ہے) شایع کی جارہی ہے۔ تقریبًا نصف حصہ چھپ چکا ہے۔

(۳) مقالات گارساں دتاسی۔

گارساں دتاسی کے خطبات اس سے قبل انجمن شایع کرچکی ہے۔ ان سالانہ خطبات کا سلسلہ ۱۸۵۰ء سے ۱۸۶۹ء تک جاری رہا۔ اس کے بعد وہ پروفیسری سے سبکدوش ہوگئے تو یہ سلسلہ بھی موقوف ہوگیا۔ لیکن انھوں نے یہ سلسلہ ہر سال مضامین کی صورت میں جاری رکھا۔ یہ مقالات ایسے ہی کارآمد اور پُر از معلومات ہیں جیسے اُن کے خطبات۔ ترجمہ ہورہا ہے اور آیندہ سال شایع ہوجائے گا۔

(۴) مثنوی قطب و مشتری۔

یہ وجہی مصنف "سب رس" کی تصنیف ہے۔ میرے پاس اس کا ایک نسخہ ہے مگر وہ ناقص ہے، اس کا دوسرا نسخہ برٹش میوزیم میں ہے، اس کا فوٹو منگایا گیا۔ اور دونوں کے مقابلے سے تصحیح کرکے مرتب کی گئی۔ یہ مثنوی نایاب ہے۔ ۱۰۱۸ ہجری کی تصنیف ہے اور قدیم دکنی اردو کا بہت اچھا نمونہ ہے۔ کیونکہ وجہی اپنے زمانے

کا بہت بڑا ادیب گزرا ہو۔ کتاب کا ایک حصہ چھپ چکا ہو، باقی چھپ رہا ہو۔

(۵) تقویم ہجری و عیسوی۔

اس تقویم میں سنہ ایک ہجری سے ۱۵۰۰ ہجری تک ہجری اور عیسوی سنہ کی مطابقت دکھائی گئی ہو۔ دوسری جنتریوں میں (خواہ انگریزی ہوں یا کسی دوسری زبان کی) یہ دقّت ہوتی ہو کہ علاوہ ورق گردانی کے علحدہ حساب بھی کرنا پڑتا ہو اور کافی وقت صرف کرنے کے بعد صرف قریبی تاریخ معلوم ہوسکتی ہو۔ اس تقویم کی یہ خصوصیت ہو کہ اس میں علاوہ سنہ کے مہینہ، تاریخ اور دن بھی معلوم ہوسکتا ہو۔ ایک ایسی تقویم کی بہت ضرورت تھی۔ اسے ابوالنصر محمد خالدی، ایم۔ اے (عثمانیہ) نے مرتب کیا ہو۔

(۶) اصطلاحات پیشہ وراں۔

اس پر کئی سال سے کام ہورہا ہو۔ اس میں ہزاروں لفظ ایسے ہیں جو نہ کتابوں میں ملتے ہیں نہ لغات میں۔ اور افسوس یہ ہو کہ اب بول چال سے بھی مٹتے جاتے ہیں۔ مختلف مقامات کا دورہ کرکے اور پُرانے اُستادوں سے مل کر بڑی محنت اور کاوش کے بعد جمع کیے گئے ہیں۔ پہلی جلد بالکل تیار ہو، نظرثانی ہورہی ہو، تصویروں کا انتظام کرنا باقی ہو یہ جلد آیندہ سال چھپ کر شایع ہوجائے گی۔ پوری کتاب کئی جلدوں میں آئے گی۔ اس سے نہ صرف زبان کے ذخیرے میں اضافہ ہوگا بلکہ سائنس کے بعض

شعبوں کے لیے بہت سے کارآمد لفظ مل جائیں گے۔ مکمل کتاب شایع ہوگئی تو یہ بھی انجمن کا بڑا کارنامہ ہوگا۔

(۷) اصطلاحات علمیہ۔

گیارہ سال کا عرصہ ہوتا ہے کہ انجمن نے اصطلاحات علمیہ کی ایک فرہنگ شایع کی تھی۔ اب اس میں معتدبہ اضافہ ہی نہیں کیا جارہا بلکہ تمام اصطلاحات پر نظر ثانی بھی کی جارہی ہے۔ اس نظر ثانی کا مقصد یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو سہل الفاظ رکھے جائیں۔ اگرچہ اصطلاحات کے بنانے میں کئی قسم کی مجبوریاں ہیں تاہم کوشش کی گئی ہے کہ زیادہ ثقیل اور غریب لفظ نہ آنے پائیں۔ ایک حصہ ۳۸ء میں ضرور شایع ہوجائے گا۔

(۸) حکایات رومی۔

مولانا روم نے اپنی زندۂ جاوید مثنوی میں موقع موقع سے بہت سی حکایتیں بیان کی ہیں۔ جن میں اکثر بہت ہی سبق آموز اور دلچسپ ہیں۔ اہتمام یہ کیا گیا ہے کہ ایسی تمام حکایتوں کو سلیس زبان میں لکھ کر کتاب کی صورت میں شایع کردیا جائے۔ کام ہورہا ہے اور امید ہے کہ آیندہ سال یہ کتاب بھی شایع ہوجائے گی۔

(۹) شکنتلا۔

شکنتلا کالی داس کی مہا تصنیف ہے۔ اس کا ترجمہ دنیا کی تمام شایستہ زبانوں میں ہوچکا ہے۔ اردو میں بھی یہ ڈراما آچکا ہے لیکن مسخ صورت میں۔ اب پہلی بار خاص سنسکرت سے اردو میں

ترجمہ کیا گیا ہے۔ اور اس امر کا التزام کیا گیا ہے کہ کالیداس کی خوبیوں کو قائم رکھا جائے۔

(۱۰) معلومات سائنس ۔

اس کتاب میں سائنس کے جدید مسائل اور اکتشافات پر متعدد مضامین ہیں جو علمی لحاظ سے دلچسپ اور پُر از معلومات ہیں ۔ ضروری نقشے اور تصویریں بھی شامل ہیں ۔ طرز بیان اور زبان کو حتی الامکان سادہ رکھنے کی کوشش کی گئی ہے ۔

(۱۱) جان ۔

اس کتاب میں حیات کی ابتدا اور اس کے ارتقا کو سلیس زبان میں بیان کیا گیا ہے ۔ یہ بہت دلچسپ اور مفید کتاب ہے ۔ بہت سے نقشے اور تصویریں بھی دی گئی ہیں تاکہ جو بیانات کتاب میں آئے ہیں وہ آسانی سے سمجھ میں آجائیں ۔

(۱۲) تاریخ دستور حکومت ہند۔

اردو میں اس موضوع پر کوئی کتاب نہیں ۔ ڈاکٹر یوسف حسین صاحب (ریڈر جامعہ عثمانیہ) نے ایسٹ انڈیا کمپنی سے لے کر اس وقت تک کے تمام آئین و دستور کو اس کتاب میں بوضاحت بیان کیا ہے ۔ زمانۂ حال میں ایک ایسی جامع کتاب کی بہت ضرورت تھی اور اسی غرض سے یہ کتاب تالیف کرائی گئی ہے ۔ اردو داں طبقے کے لیے یہ خاص طور پر مفید ثابت ہوگی ۔

---

(۱۳) حیات جمال الدین -

سید جمال الدین افغانی گزشتہ صدی کے ان چند نامور اشخاص میں سے ہیں جنھوں نے دنیا میں بڑے بڑے انقلاب پیدا کیے ہیں- ان کی زندگی کے حالات بہت عجیب و غریب اور عبرت آموز ہیں - اگرچہ اس سے قبل اُن کے حالات پر چند مختصر رسالے یا مضامین شایع ہوئے ہیں لیکن اب تک کوئی مکمل سوانح عمری نہیں لکھی گئی تھی - قاضی عبدالغفار صاحب نے سالہا سال کی محنت اور کوشش کے بعد ایک مکمل اور جامع سوانح عمری تالیف کی ہی جو ہر لحاظ سے قابل قدر ہی- کتاب ضخیم ہوگئی ہی-

(۱۴) ادبیات روس -

اس موضوع پر پروفیسر محمد مجیب (جامعۂ ملیہ اسلامیہ دہلی) کے مسلسل مضامین رسالۂ اردو میں شایع ہوتے رہے ہیں اور عام طور پر بہت پسند کیے گئے - اب بعد تکمیل و نظرثانی کتاب کی صورت میں شایع کیے جائیں گے -

(۱۵) حیات جاوید -

یہ نہ صرف مولانا حالی کی اعلیٰ تصنیف ہی بلکہ اردو نثر کی بہترین کتاب ہی- یہ سر سید احمد خاں مرحوم کی ہی سوانح عمری نہیں بلکہ اُس زمانے کے مسلمانوں کی تہذیب و معاشرت اور جدوجہد کی تاریخ ہی- یہ کتاب اب کہیں نہیں ملتی - اس لیے خواجہ سجاد حسین صاحب کی اجازت سے انجمن کی طرف سے شایع کرنے کا انتظام کیا گیا ہی-

(۱۶) اخوان الصفا -

یہ وہ مشہور کتاب ہے جسے فورٹ ولیم کالج میں مولوی اکرام علی نے عربی سے اردو میں ترجمہ کیا تھا - یہ متعدد بار شایع ہوئی لیکن بعد کے نسخے بہت غلط چھپے ہیں اور کاتبوں اور مرتّبوں نے ان میں بہت کچھ تحریف کردی ہے - قدیم اور جدید سب نسخے جمع کرکے ایک صحیح نسخہ مرتب کیا گیا ہے جو آیندہ سال شایع کیا جاے گا - یہ سوا سو سال پہلے کی زبان ہے اور اسے بجنسہ قائم رکھا گیا ہے - بہت دلچسپ کتاب ہے اور عالم و عامی دونوں پڑھ سکتے ہیں -

(۱۷) انتخاب انیس -

جب تک اردو زبان زندہ ہے انیس کا کلام زندہ رہے گا اور شوق سے پڑھا جاے گا - لیکن وہ اتنا ضخیم ہے کہ ہر شخص اسے پورا نہیں پڑھ سکتا اور نہ اُس کی خوبیوں کی داد دے سکتا - اس لیے خاص اہتمام اور احتیاط سے اس کا انتخاب کیا گیا ہے اور مختلف عنوانوں کے تحت میر صاحب کا بہترین کلام جمع کردیا گیا ہے - امید ہے کہ یہ انتخاب بہت مقبول ہوگا -

(۱۸) انتخاب وحید -

اکبر الہ آبادی کے اُستاد اور اپنے زمانے کے مشہور شاعر تھے - ان کے چند شعر مشہور چلے آرہے تھے لیکن کلام کہیں دستیاب نہیں ہوتا تھا - ان کا دیوان اُن کے خاندان میں محفوظ تھا اور ہر چند بعض اصحاب نے اس کے حاصل کرنے کی کوشش کی مگر کامیابی نہ ہوئی - ہمیں بعض احباب کی عنایت اور

کوشش سے دستیاب ہوگیا ہی۔ بہت ضخیم کلام ہی اور پورا چھاپنے کے قابل نہیں، اس لیے اس کا انتخاب کرلیا گیا ہی جو جلد شایع کیا جاے گا۔ وحید کے کلام کے مشتاق اس کی ضرور قدر کریں گے۔

(۱۹) پروفیسر براؤن کی کتاب

(Persian Literature under Tartar Dominions)

اُن کی تاریخ ادبیات ایران کی آخری کڑی ہی۔ اس کتاب میں پروفیسر مرحوم نے آخری چار صدی کی ادبیات کا تذکرہ کیا ہی اور عہد جدید پر ختم کردیا ہی۔ یہ کتاب ادبی اور تاریخی لحاظ سے ترجمہ کے قابل تھی۔ مولوی سید وہاج الدین صاحب نے اس کا بہت اچھا ترجمہ کیا ہی۔

(۲۰) عرفانیات فانی۔

حضرت فانی زمانۂ حال کے اردو غزل گو شعرا میں خاص امتیاز رکھتے ہیں۔ ان کا رنگ بھی سب سے الگ ہی۔ آپ کا کلام اس سے قبل بہت مدت ہوئی "باقیات فانی" کے نام سے شایع ہوا تھا۔ اس کے بعد بہت کچھ کہا مگر شایع نہ ہؤا۔ اب اِس وقت تک کا پورا کلام "عرفانیات فانی" کے نام سے شایع کیا جاے گا۔

ان میں سے اکثر کتابیں تیار ہوچکی ہیں اور مطبع میں بھی جاچکی ہیں۔ باقی زیر ترتیب و تالیف ہیں۔ کوشش کی جاے گی کہ سال آیندہ یہ سب کی سب شایع ہوجائیں۔

انجمن کے رسالے

انجمن کے ہردو سہ ماہی رسالے "اُردو" اور "سائنس" برابر جاری رہے۔ان کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں - یہ اُردو زبان میں اپنی نوعیت کے خاص اور ممتاز رسالے سمجھے جاتے ہیں۔

سیکرٹری کا دورہ

اور

انجمن کی شاخوں اور مدرسوں کا قیام

چوموں (جے پور) انجمن ترقیٔ اردو کی اردو کانفرنس منعقدہ علی گڑھ کا ایک نتیجہ یہ ہؤا کہ اردوداں طبقہ اپنی زبان کی ترقی اور اشاعت کی طرف زیادہ مائل ہوچلا ہے۔ ہمارے پُرجوش اور مستعد دوست محمد بہلول خاں دآنا صاحب، بانیٔ انجمن ترقی اردو راجپوتانہ، چوموں (جے پور) نے اپنی انجمن کا الحاق صدر انجمن سے کرلیا اور کام کے لیے زیادہ کمرِ ہمت باندھ لی۔ یہ اردو کے بڑے زبردست حامی اور بڑے مستعد کام کرنے والے ہیں چنانچہ انھوں نے مہاتما گاندھی سے اردو کی اشاعت کے سلسلے میں خط وکتابت کی جو اخباروں میں شایع ہوچکی ہے۔ اس انجمن کے ۲۱۰ ارکان ہیں۔ چالیس مکتب اس سے متعلق ہیں جن میں طلبہ کی مجموعی تعداد گیارہ سو کے قریب ہے۔ انجمن کا اپنا کتب خانہ ہے جس میں دو ہزار سے زیادہ کتابیں ہیں۔ ایک دارالمطالعہ بھی ہے۔ دس اخبار اور رسائل آتے ہیں۔

بالاپور (برار) ایک دوسری انجمن بالاپور (برار) میں الحاج ~~خان بہادر سید محمود صاحب قادری جاگیردار~~ مولوی سید شاہ امام اللہ صاحب نقشبندی جاگیردار کی سرپرستی میں

قائم ہوئی ۔ اس کے صدر قابل نوجوان سید آل محی الدین صاحب ہادی نقشبندی جاگیردار اور ناظم حکیم محمد معصوم صاحب آرمان ہیں ۔ انجمن نے اپنا کتب خانہ بھی قائم کرلیا ہو جس میں اردو کی کتابیں ڈیڑھ سو سے زائد ہیں۔ اب کوشش ہورہی ہو کہ اس میں اضافہ کیا جائے ۔ ایک دارالمطالعہ بھی ہو جس میں ڈیڑھ درجن کے قریب اخبار اور رسائل آتے ہیں ۔ افسوس ہو کہ ناگپور یونیورسٹی جس سے یہ علاقہ متعلق ہو امیدواران امتحانات علوم مشرقی کے لیے اردو میں قواعد و ضوابط نہیں چھپواتی ۔ اس انجمن نے اس کمی کو محسوس کرکے قواعد و نصاب اردو میں شائع کرنے کا انتظام کیا ہو ۔ علاوہ اس کے چند ایک علمی ادبی کتابیں بھی انجمن کی طرف سے شائع ہوئی ہیں ۔

پشاور (سرحد)

دائرہ ادبیہ پشاور نے بھی جس کے ناظم عبدالودود خاں صاحب قمر بی اے ہیں ، اپنا الحاق انجمن سے کرلیا ہو ۔ اس ادارہ کے نوجوان کارکن پوری دلچسپی سے اردو کی اشاعت میں کوشاں ہیں ۔ انھوں نے اردو ۔ ہندی سرکلر کی تنسیخ کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی اور وزیر اعظم کی توجہ اس کی طرف مبذول کرائی ۔ آل انڈیا ریڈیو سٹیشن پشاور میں تحریک کی کہ اردو کے عمدہ اور بلند پایہ مضامین نشر کیے جائیں چنانچہ اس پر بہت کچھ عمل درآمد بھی ہو چکا ہو ۔ اس ادارے نے اپنا کتب خانہ بھی قائم کرلیا ہو جس میں اردو کی ڈیڑھ سو کتابیں ہیں ۔ اب اس میں اضافہ کے لیے کوشش ہورہی ہو ۔

دورانِ سال میں "بزمِ ادب کوہاٹ" نے اپنا الحاق اس ادارہ سے کیا۔ بزم کے صدر محمد جلیل احمد خاں صاحب رآز بنگش منشی فاضل اور ناظم وزیر محمد خاں صاحب آذر منشی فاضل ہیں۔

ناگپور (سی۔پی) ناگپور میں حکیم مولوی اسرار احمد صاحب کی کوشش سے انجمن کی شاخ قائم ہوئی۔ حکیم صاحب بہت ہی پُرجوش اور مخلص کام کرنے والے ہیں۔ انجمن کے سیکرٹری عبدالجبّار خاں صاحب ہیں جو بڑی تندہی اور خلوص سے کام کرتے ہیں۔ انجمن کا اپنا کتب خانہ بھی ہے جس میں پانچ ہزار سے زاید اردو کی کتابیں ہیں۔ ایک دارالمطالعہ ہے جس میں اردو کے علاوہ انگریزی اخبارات بھی آتے ہیں۔ انجمن سے متعلق ایک شبینہ اردو مدرسہ ہے جس میں ۴۲ طلبہ تعلیم پا رہے ہیں۔

اسی سال یہاں کی انجمنِ اتحادِ طلبہ نے اِس انجمن سے اپنا الحاق کیا۔ اس کے ماتحت بھی ایک شبینہ اردو مدرسہ ہے جس میں ۲۵ طلبا تعلیم پا رہے ہیں۔

ناگپور میں تین اور کتب خانے بھی ہیں جو اچھا کام کر رہے ہیں۔

جموّں "بزمِ اردو جموّں و کشمیر، جموّں" نے انجمن سے اپنا الحاق کرلیا۔ اس کے صدر جناب پنڈت دینا ناتھ صاحب مستؔ کشمیری اور نائب صدر پنڈت وشوا ناتھ صاحب ماہؔ بی اے ہیں۔ جنرل سیکرٹری جناب قیس شروانی ہیں۔ اس بزم نے سال کے ابتدائی حصّے میں بہت گرمجوشی دکھائی اور بہت سے مفید کام بھی کیے، لیکن

جوں جوں سال گزرتا گیا کارکنوں کا جوش بھی ٹھنڈا پڑتا گیا - حتیٰ کہ معمولی مراسلات کا جواب دینا بھی ان لوگوں کے لیے مشکل ہوگیا -

اجمیر | یہاں بھی انجمن کی ایک شاخ مولوی عبدالباری معنی صاحب کی سعی سے قائم ہوئی ہے - مولوی صاحب موصوف اس کے سیکرٹری ہیں اور محمد حمیداللہ خاں صاحب یوسف زئی، پروفیسر گورنمنٹ کالج اس کے صدر ہیں - اس کے ماتحت ایک جمعیۃ الشعراء بھی ہے جو اپنے جلسے کرتی رہتی ہے - انجمن نے شعبۂ تالیف و تصنیف بھی قائم کیا ہے - اس وقت تذکرۂ شعرائے اجمیر اور تذکرۂ علمائے اجمیر زیر ترتیب ہیں - اردو پریس کے نام سے ایک مطبع قائم کرنے کی کوشش بھی جاری ہے -

میرٹھ (یو-پی) | میرٹھ میں ڈاکٹر امتیاز احمد خاں صاحب شروانی کی سعی سے انجمن کی شاخ قائم ہوئی - ڈاکٹر صاحب کا تبادلہ سہارنپور ہوگیا تو انجمن کے سیکرٹری قاضی زین العابدین صاحب سجّاد مقرر ہوئے - اس انجمن کے صدر مولوی محمد شریف خاں صاحب شروانی ایم اے ڈپٹی انسپکٹر مدارس اسلامیہ، میرٹھ سرکل ہیں -

انجمن کا اپنا کوئی کتب خانہ نہیں لیکن دوسرے کتب خانوں کی بہتری کے لیے کام کرتی رہتی ہے - نیز جن مدارس میں اردو کی تعلیم کا انتظام نہیں وہاں کے منتظمین سے مل کر اردو جاری کرنے کی ترغیب دیتی رہتی ہے -

نرسنگ پور (سی-پی) | یہاں ایک کتب خانہ "فلاح عام" کے نام سے قائم ہے جس کے صدر محمد احمد صاحب

وکیل ہیں۔ اس کے علاوہ محمد احمد صاحب نے انجمن کی شاخ بھی قائم کرلی ہے۔ یہاں لڑکیوں کا ایک مدرسہ ہے جس کا نام اردو گرل سکول ہے یہ مدرسہ بھی محمد احمد صاحب کی مساعی سے چل رہا ہے۔ انجمن ترقی اردو کے سیکرٹری ماسٹر حمایت یزداں صاحب ہیں۔

احمدآباد (گجرات) اسی سال احمدآباد میں بھی ایک شاخ قائم ہوئی ہے جس کے صدر جناب ایچ بی مشہدی صاحب ڈپٹی ایجوکیشنل انسپکٹر اور نائب صدر خاں صاحب ایم او قریشی ہیں۔ دوسرے نائب صدر سید مصطفیٰ حسن قادری صاحب ہیں۔ جنرل سیکرٹری سید احمد امین صاحب قادری اور جائنٹ سیکرٹری رضی میاں فاروقی صاحب سپرنٹنڈنٹ اردو مدارس احمدآباد میونسپلٹی ہیں۔

بھوساول (خاندیش) یہاں ایک انجمن "بزمِ ادب" کے نام سے کام کررہی ہے۔ اس کا الحاق صدر انجمن سے ہوچکا ہے۔ اس کے سرپرست جناب نواب سیّد امین الدین احمد صاحب آئی سی ایس، صدر سید آل حسن صاحب آئی۔ او۔ ڈبلیو، نائب صدر مولانا احمد حسین صاحب، سیکرٹری منشی شیخ عبّاس صاحب اور نائب سیکرٹری صفی اللہ انعامدار صاحب ہیں۔ بزم کے ماتحت ایک شبینہ اردو مدرسہ بھی قائم ہؤا ہے جس میں پندرہ طلبہ تعلیم پا رہے ہیں۔

بھوساول میں ایک لائبریری بھی ہے جس کا تعلق اگرچہ بزم کے ساتھ نہیں لیکن بزم کے سیکرٹری صاحب ہی اس کے ناظم و

نگران ہیں -

میں نے تقریباً دو مہینے (مئی اور جون) جنوبی ہند کے دورے میں صرف کیے - اس سے میرا مقصد یہ تھا کہ معلوم کروں کہ اس علاقے میں اردو زبان کی کیا حالت ہے اور مزید اشاعت و ترویج کی کیا صورت ہوسکتی ہے -

زبان کے لحاظ سے مدراس تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے - آندھرا، مالابار اور تامل ناڈ - آندھرا میں ہندو مسلمان سب اردو سمجھتے ہیں اور مسلمانوں میں عام طور پر اردو کا رواج ہے - مالابار میں کم ہے - وہاں ماپلوں کی بہت بڑی آبادی ہے، یہ تخمیناً بارہ تیرہ لاکھ ہیں - یہ اردو پڑھنے کے شائق پائے گئے - تامل ناڈ کے بعض حصوں میں اردو بخوبی رائج ہے -

مدراس کے بعض علاقوں میں اردو کا رواج کئی صدی سے پایا جاتا ہے اور وہاں اردو کے اچھے شاعر اور ادیب ہوئے ہیں - مسلمان ہر جگہ اردو کو اپنی قومی زبان خیال کرتے ہیں اور اردو پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں - ریاست میسور اور خاصکر بنگلور میں اردو کا عام رواج ہے - بنگلور کالج کے طلبہ اور اساتذہ نے ایک جلسہ کیا تھا جس میں میں بھی مدعو تھا - اُن کی تقریریں اور مضامین سُن کر مجھے بڑی حیرت ہوئی، یہ معلوم ہوتا تھا گویا میں حیدرآباد یا علی گڑھ میں بیٹھا ہوں -

مدراس سب سے پہلے میں مدراس پہنچا اور وہاں انجمن کی ایک شاخ قائم کی جس کے صدر مولوی محمد علی صاحب ایم اے (کنٹب)، سیکرٹری افضل العلما مولانا سید عبدالوہاب بخاری صاحب ایم اے ایل ٹی ، ایم ایل سی ، جائنٹ سیکرٹری مولوی محمد حسین صاحب محوی ، صدیقی ، لکھنوی ، لیکچرار اردو مدراس یونیورسٹی اور دوسرے جائنٹ سیکرٹری سید سلطان محی الدین صاحب بھنی مقرر ہوئے ۔ افسوس ہے کہ اس انجمن نے سال کے اختتام تک کوئی زیادہ اہم کام نہیں کیا۔

مدراس میں شاخ قائم کرنے کے بعد میں اوٹاکمنڈ چلا گیا۔ چند روز بعد اوٹی کے قرب وجوار کے قریات کا دورہ کیا ۔ وہاں کے بعض صاحبوں سے ملاقات کی تو معلوم ہوا کہ وہ اردو کی اشاعت کے لیے ہرطرح آمادہ ہیں ۔ ڈسٹرکٹ بورڈ کے مدارس ان قصبات میں موجود ہیں جہاں مسلمان طلبہ اردو پڑھتے ہیں لیکن بہت سے ایسے لڑکے یا بڑی عمر کے آدمی بھی اردو پڑھنا چاہتے تھے جو دن کے وقت مدرسے میں حاضر نہیں ہوسکتے تھے لہٰذا ایسے لوگوں کے لیے میں نے انجمن کی طرف سے شبینہ مدارس قائم کردیے اور مدرسین کے لیے کچھ معاوضہ مقرر کردیا اور کتابیں مفت انجمن کی طرف سے مہیا کردیں۔ ان مدرسوں کے ذریعے اس پانچ چھے ماہ کے عرصے میں کافی لوگ اردو پڑھنا لکھنا سیکھ گئے ہیں ۔ جن مقامات پر مدرسے قائم ہوئے وہ یہ ہیں :—

اوٹاکمنڈ یہاں میونسپل محمڈن اسکول کے مکان میں شبینہ مدرسہ

قائم کیا گیا اور سید عبدالعزیز صاحب بخاری جو اسی اسکول میں ملازم ہیں، مدرس مقرر ہوئے۔ سید صاحب کی کوشش سے یہ مدرسہ بہت ترقی کررہا ہے۔ اس میں دس غیر مسلم اصحاب بھی اردو پڑھ رہے ہیں جو اکثر و بیشتر دفاتر میں ملازم ہیں۔

کونور یہاں ایک عام جلسہ زیر صدارت خاں صاحب اسماعیل سیٹھ ہوا اور سب کے اتفاق سے شبینہ مدرسہ قائم کرنے کی تجویز ہوئی۔ خاں صاحب، سیٹھ عبدالستار صاحب اور سیٹھ فقیر محمد صاحب وغیرہ نے مدرس کی تنخواہ اور سامان وغیرہ کی امداد کا وعدہ کیا لیکن افسوس کہ اِن صاحبوں نے وعدہ وفا نہ کیا۔ چونکہ اس مقام پر فی الواقع ایک شبینہ مدرسہ کی اشد ضرورت تھی اس لیے انجمن نے سب خرچ اپنے ذمہ لے کر مدرسہ جاری کردیا۔

کوتگری یہاں بھی اسی قسم کا ایک شبینہ مدرسہ قائم کیا گیا۔ قاسم علی سیٹھ صاحب یہاں کے ایک تاجر ہیں۔ انھیں اردو سے بڑی دلچسپی ہے۔ روشنی کا خرچ انھوں نے اپنے ذمہ لیا۔ مدرس کا الاؤنس اور طلبہ کے لیے کتابیں انجمن کی طرف سے مہیّا کی جاتی ہیں۔

میٹ پالیم یہاں ایک صاحب سے ملاقات ہوئی جو یہاں کے ذی اثر آدمی ہیں۔ ان کا نام جعفر محمد سیٹھ ہے۔ یہ اردو کے بڑے حامی ہیں۔ انھوں نے نہ صرف میٹ پالیم میں شبینہ مدرسہ قائم کرنے میں مدد دی بلکہ اردگرد کے علاقے میں بھی میرے ساتھ گئے اور مدرسے قائم کرائے۔

سرمگاي یہاں ڈسٹرکٹ بورڈ کا ایک اردو مدرسہ ہے جس میں لڑکے اور لڑکیوں کی مخلوط تعلیم ہوتی ہے۔لیکن بڑی عمر کے لوگ جو اردو پڑھنے کا شوق رکھتے تھے، اس سے محروم تھے اس لیے انجمن کی طرف سے شبینہ مدرسہ قائم کیا گیا۔کتابیں انجمن مہیا کرتی ہے اور روشنی کا خرچ بھی انجمن کے ذمہ ہے۔یہ مدرسہ بڑی کامیابی سے چل رہا ہے۔پچاس کے قریب طلبہ تعلیم پا رہے ہیں جن میں سے اکثر بڑی عمر کے ہیں۔چھے غیر مسلم بھی اس مدرسہ میں اردو پڑھ رہے ہیں اور یہ تمام کامیابی اس مدرسہ کے مدرس منشی آئی عبدالقادر خاں صاحب کی بدولت ہوئی ہے۔

بکتور سرمگای سے دو میل کے فاصلے پر ایک چھوٹا سا گانو ہے۔یہاں مسلمانوں کی کافی آبادی ہے لیکن ان کے بچوں کے لیے تعلیم کا کوئی انتظام نہ تھا۔اس لیے انجمن کی طرف سے دن کا ایک مدرسہ جاری کیا گیا۔مدرس یہاں کے قاضی محمد ابراہیم صاحب ہیں جو ہر روز سرمگای سے پیدل چل کر آتے ہیں۔یہ مدرسہ بارونق ہے اور مسلمانوں کی بہت بڑی ضرورت کو پورا کرتا ہے۔

کارمڑے یہاں بھی کوئی مدرسہ نہ تھا حالانکہ مسلمانوں کی اچھی خاصی آبادی ہے۔اہل دیہہ نے اردو کے مدرسہ کے لیے بہت شوق ظاہر کیا اور وعدہ کیا کہ پانچ روپے ماہوار جمع کیا کریں گے باقی خرچ انجمن دے۔چنانچہ دن کا مدرسہ جاری کردیا گیا جس میں لڑکے اور لڑکیاں مل کر تعلیم پاتے ہیں۔لیکن افسوس ہے گانو والے

اپنے وعدے کو پورا نہ کرسکے - اب یہ مدرسہ صرف انجمن کے خرچ سے چل رہا ہی -

انوّر یہاں دن کا ایک مدرسہ ہی - بڑی عمر کے لوگ اردو پڑھنا چاہتے تھے اس لیے ان کے لیے ایک شبینہ مدرسہ جاری کیا گیا- روشنی کا انتظام طلبہ نے اپنے ذمہ لیا اور منشی محمد اکبر خاں مدرس مقرر ہوئے -

یہاں ڈسٹرکٹ بورڈ کا ایک مڈل سکول بھی ہی جس میں پچاس ساٹھ کے قریب مسلمان بچے پڑھتے ہیں لیکن وہاں اردو کا کوئی انتظام نہیں - مقامی لوگ کوشش کر رہے ہیں کہ اردو کے لیے ایک مدرس کا تقرر منظور ہو جائے -

ارون کاڈو یہاں گورنمنٹ کا بارود کا کارخانہ ہی جس میں بہت سے مسلمان کام کرتے ہیں لیکن ان کے بچوں کی تعلیم کا کوئی انتظام نہ تھا- چاند خاں صاحب جو کارخانے کے دفتر میں ملازم ہیں ، ایک عرصے سے کوشش کر رہے تھے کہ اردو کا کوئی مدرسہ قائم ہوجائے - مجھے اپنے دورے کے وقت پوری کیفیت معلوم نہ ہوسکی- دریافت حالات پر میں نے وہاں مدرسہ جاری کرنے کی اجازت فوراً دے دی چنانچہ یہ مدرسہ بڑی خوبی سے چل رہا ہی- اس میں ۲۴ بچے تعلیم پا رہے ہیں اور اس کا تقریبًا نصف خرچ انجمن ادا کررہی ہی-

سب سے آخر میں مالابار پہنچا اور وہاں کا دورہ افضل العلما مولوی عبدالحق صاحب ایم اے ، پروفیسر گورنمنٹ محمڈن کالج مدراس

کے ہمراہ گیا - یہ بہت ہی شاداب اور پُرفضا علاقہ ہے- کالی کٹ کو ہم نے اپنا مستقر بنایا اور وہاں سے روز صبح کو نکل جاتے تھے اور شب کو واپس آجاتے تھے -

تیلیچری تیلیچری میں ہمیں خان بہادر ٹی ایم موئیدو صاحب ایم ایل سی، نے مدعو کیا - یہ اردو خوب جانتے ہیں-اردو کے بڑے حامی اور بہت باہمّت اور پُرجوش شخص ہیں - خان بہادر صاحب نے انجمن کی شاخ قائم کی جس کے صدر خان بہادر صاحب اور سیکرٹری محمد عمر صاحب منشی فاضل تجویز کیے گئے -

یہ انجمن اچھا کام کررہی ہے- اس کے ماتحت ایک شبینہ مدرسہ بھی جاری ہے جس کا نصف خرچ صدر انجمن ادا کررہی ہے- کتابیں بھی صدر انجمن کی طرف سے مہیّا کی جاتی ہیں -

کالی کٹ یہاں انجمن حمایت اسلام ہے جس کا مدرسہ بہت آباد اور بھرا پُرا ہے-طلبہ کی تعداد ساڑھے پانچ سو ہے - وہاں اردو نصاب میں داخل نہ تھی لیکن اہل مدرسہ نے ہماری تحریک پر اردو کو تعلیم میں شریک کردیا ہے - اس مدرسے کے طلبہ کو انجمن ترقی اردو کتابیں رعایتی قیمت پر دیتی ہے-

مالابار کے دس بارہ مقامات پر مدرسے قائم کرنے کی تجویز ہوئی جن کو خرچ کا کچھ حصہ انجمن ترقی اردو دے گی اور کتابیں جو طلبہ کے لیے درکار ہوں گی سب انجمن کی طرف سے دی جائیں گی -
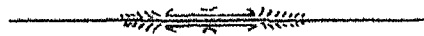
تروناّملے مولوی سید سلطان محی الدین صاحب بہنی جائنٹ سیکرٹری انجمن ترقی اردو مدراس اور مولوی رشیداحمد ایم اے (لوڈیل) نے ستمبر میں شمالی اور جنوبی آرکاٹ کے بعض مقامات کا دورہ کیا۔ ترونّاملے شمالی آرکاٹ میں ایک مشہور قصبہ ہی وہاں نوجوانوں کی ایک انجمن ینگ مسلم سوسائٹی کے نام سے ہی۔اس سوسائٹی کے ارکان نے اردو کا مدرسہ قائم کرنے کے لیے آمادگی ظاہر کی چنانچہ ایک شبینہ مدرسہ قائم کیا گیا جس کا کچھ خرچ انجمن ترقی اردو کے ذمہ ہی۔

لوڈیل یہاں فوجی یورپینوں کے بچوں کی تعلیم کے لیے ایک بہت بڑی درسگاہ ہی جس میں (پرائمری کی جماعتوں کے سوا) سب لڑکوں کے لیے اردو لازمی ہی۔ اردو کی تعلیم کا انتظام بھی نہایت اچھا ہی۔ سٹاف میں باقی سب یورپین لوگ ہیں لیکن اردو کے لیے دو اعلیٰ تعلیم یافتہ ہندستانی استاد رکھے گئے ہیں۔ یہ دونوں صاحب اردو سے حقیقی محبت رکھتے ہیں اور بہت پُرجوش اور مخلص کام کرنے والے ہیں۔ انھوں نے "نیلگری اردو سوسائٹی" کے نام سے انجمن کی ایک شاخ بھی قائم کی ہی جس کا سب سے بڑا مقصد عوام میں اردو کی اشاعت کرنا ہی۔ دوسری شاخ "لارنس اردو سوسائٹی" کے نام سے ہی۔ یہ یورپین طلبہ کے لیے ہی اور بڑی جماعتوں کے تمام طالب علم اس کے رکن ہیں۔

انجمن کے مدرسے جو ہیں نے جون میں دورہ کرکے نیلگری کے

علاقے میں قائم کیے تھے وہ بخوبی چل رہے ہیں - ان مدرسوں کو نیلگری اردو سوسائٹی کی نگرانی میں دے دیا گیا ہے۔ سوسائٹی کے صدر محمد سردارخاں صاحب ایم اے بی ٹی اور سیکرٹری مولوی رشید احمد ایم اے بڑے شوق اور محنت سے وقتاً فوقتاً ان کا معاینہ کرتے رہتے ہیں اور ان کی اصلاح و ترقی میں کوشاں ہیں۔ ہر مہینے رپورٹ وصول ہوتی رہتی ہے۔
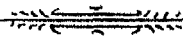
اکتوبر میں میں نے چند روز اضلاع آرکاٹ کے دورے میں صرف کیے تاکہ وہاں کے اسلامی مدارس وغیرہ کا معاینہ کرکے اس امر کا اندازہ کروں کہ وہاں اردو کی تعلیم نیز اردو زبان کی عام حالت کیسی ہے۔ مجھے اس سے بہت خوشی ہوئی کہ اس علاقے میں اردو کا عام چرچا ہے۔ مسلمان تو اکثر اسے قومی اور مادری زبان سمجھ کر پڑھتے اور بولتے ہیں لیکن ہندو بھی اسے سمجھتے اور اسلامی مدارس میں پڑھتے لکھتے ہیں۔

مندرجہ ذیل مدارس کا میں نے معاینہ کیا۔ اردو اِن سب میں پڑھائی جاتی ہے اور ذریعۂ تعلیم زیادہ تر اردو ہی ہے۔ صرف دو ایک مدرسوں میں تامل ذریعۂ تعلیم ہے۔

(۱) مدرسہ لطیفیہ ویلور- (۲) مدرسہ باقیات الصالحات ویلور- (۳) اسلامیہ مڈل سکول وشاورم - (۴) اسلامیہ مڈل سکول پرنام پیٹ- (۵) جامعہ دارالسلام عمرآباد - (۶) منظرالعلوم مڈل سکول آمبور-

(۷) اسلامیہ ہائی سکول وانم باڑی ۔ (۸) انٹرمیڈیٹ کالج وانم باڑی۔ (۹) مدرسہ معدن العلوم وانم باڑی ۔ (۱۰) مدرسہ عثمانیہ ترپتور۔ (۱۱) مدرسہ فتح مبین ترپتور۔ (۱۲) اردو مدرسہ سنگھم ۔ (۱۳) اردو نائیٹ سکول تروناملے ۔ (۱۴) اسلامیہ مڈل سکول ٹنڈی ونم ۔

ٹنڈی ونم موخرالذکر مدرسہ کو مسلم ایجوکیشنل ایسوسی ایشن ٹنڈی ونم چلا رہی ہے۔ یہ نہایت بارونق سکول ہے۔ معاینہ کے دوران میں مجھے یہ معلوم کرکے افسوس ہؤا کہ گورنمنٹ نے ابھی تک اس مدرسے کے لیے کوئی امداد منظور نہیں کی ۔ مدرسے کے صدر ایک قابل ہندو ہیں جو بڑی ہمدردی سے کام کرتے ہیں ۔ مدرسے کا مکان بھی ایک ہندو ہمدرد نے نذر کیا ہے ۔ تعداد طلبہ مجموعی طور پر ساڑھے تین سو کے قریب ہے جو سب کے سب اردو پڑھتے ہیں ان میں سے دو سو کے قریب ہندو ہیں اور یہ ہندو طلبہ بھی اردو ویسے ہی شوق سے پڑھتے ہیں جیسے مسلمان طلبہ ۔ مدرسہ کے متعلق ایک دارالاقامہ اور ایک یتیم خانہ بھی ہے ۔ ایسوسی ایشن ایک گرل سکول بھی چلا رہی ہے ۔ اردو گرل سکول میں بھی پڑھائی جاتی ہے ۔
کارکنان ایسوسی ایشن کی درخواست پر اردو پڑھانے والے اساتذہ کی تنخواہوں کے سلسلے میں انجمن کی طرف سے پچیس روپے ماہوار کی امداد منظور کی گئی ہے ۔

الہ آباد وسط دسمبر میں مجھے الہ آباد جانے کا اتفاق ہؤا ۔ چونکہ علی گڑھ

کانفرنس میں یہ طے کیا گیا تھا کہ الہ آباد میں بھی انجمن کی ایک شاخ ہونی چاہیے ، میں نے موقع کو غنیمت جان کر بعض اصحاب سے اس کے متعلق گفتگو کی ۔ معلوم ہوا کہ یہاں پہلے سے ایک انجمن موجود ہے جو اردو کی ترویج و اشاعت کے سلسلے میں کام کر رہی ہے ۔ اس لیے بہتر یہی خیال کیا گیا کہ اس انجمن سے تعاون کیا جائے ۔ اس کا نام "انجمن انیسِ اردو الہ آباد" ہے ۔ کارکنانِ انجمن سے گفتگو ہوئی تو اُنھوں نے تعاون کے خیال کو بہت پسند کیا ۔ چنانچہ اس کی انتظامیہ کمیٹی نے الحاق منظور کر لیا ۔ اب "انجمن انیسِ اردو" پہلے سے زیادہ سرگرمِ کار ہے ۔ اس کے صدر جناب مفتی فخر الاسلام صاحب اور معتمد اعلیٰ سید اختر حسین صاحب ہیں ۔

پنجاب میں لوگوں کو اردو سے دلچسپی ضرور ہے مگر اس کو زیادہ مقبول اور ہر دل عزیز بنانے کے لیے تنظیم کی سخت ضرورت تھی ۔ اس غرض کے لیے پچھلے سال میاں بشیر احمد صاحب' بی اے (آکسن) بار ایٹ لا ، لاہور کی سعی سے "انجمن اردو پنجاب" کا وجود قائم ہوا ۔ پچھلا سال تو ابتدائی مراحل ہی میں گزرا مگر اس سال انجمن نے بہت کام کیا ۔ اخبارات و رسائل میں اردو کی ترویج ، ترقی اور اشاعت کے سلسلے میں مضامین شایع کیے ، علمی اور ادبی جلسے منعقد کیے ، مشاعروں کا انتظام کیا اور ریڈیو پر تقریریں کیں ۔ لیکن سب سے بڑا کام شاخوں کی تنظیم ہے ۔ سال زیر رپورٹ میں مندرجہ ذیل شاخیں قائم

اور ملحق ہوئیں :-

(۱) انجمن اردو باغبانپورہ۔ (۲) انجمن اردو جالندھر (۳) انجمن اردو راولپنڈی۔ (۴) مجلس اردو گوجرانوالہ (۵) بزم ادب جھنگ۔

یہ شاخیں اپنے اپنے حلقہ میں کام کر رہی ہیں۔

لائل پور ان پانچ کے علاوہ لائل پور میں بھی ایک اور انجمن کی اطلاع صدر انجمن میں وصول ہوئی ہے جس کا نام "انجمنِ ارباب ذوق" ہے۔

اسی طرح صوبہ بہار کی انجمن نے اس سال کچھ شاخوں کے قیام اور تنظیم کا کام کیا ہے جن میں سے مندرجہ ذیل قابلِ ذکر ہیں:-

(۱) بہار شریف۔ یہاں پہلے سے ایک کتب خانہ اور دارالمطالعہ قائم تھا۔ باضابطہ شاخ قائم ہونے سے اِس میں ایک نئی روح آگئی ہے۔ مولوی صدرالدین صاحب وکیل نے تیس کتابیں اس کتب خانے کو مرحمت فرمائی ہیں۔ (۲) باڑھ۔ یہاں دو مدرسے ہیں لیکن ان کی حالت زیادہ اطمینان بخش نہیں۔ "انجمن ترقی اردو باڑھ" سے توقع ہے کہ وہ ان کی حالت سدھارنے کی کوشش کرے گی۔ بعض مساجد میں بھی مکاتب قائم کرنے کی تجویز ہو رہی ہے۔ (۳) مظفرپور۔ یہاں مولانا شاہ نعمت اللہ صاحب کی سرپرستی میں ایک "مجلسِ مشاعرہ" قائم تھی۔ مولانا موصوف نے بڑی خوشی سے اس کا نام "انجمن ترقی اردو مظفرپور" میں بدل دینا منظور فرمالیا اور اس جدید انجمن کے کتب خانے کے لیے بہت سی کتابیں عطا فرمائیں۔ (۴) دربھنگہ میں مولوی

عبدالودود صاحب وکیل کی سعی سے انجمن ترقی اردو قائم ہوئی ہے۔ مولوی صاحب اپنے ضلع کی تنظیم میں بھی کام کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ (۵) ضلع ہزاری باغ میں پروفیسر محمد مسلم صاحب نے ایک شاخ قائم کی ہے۔ پروفیسر صاحب اردو سے بڑی دلچسپی رکھتے ہیں۔ ان مقامات کے علاوہ (۶) قصبہ سیوان اور (۷) قصبہ کشن گنج میں بھی انجمن کی شاخیں قائم ہوچکی ہیں۔

مذکورہ بالا شاخوں کے علاوہ صوبہ بہار میں ذیل کے مقامات پر بھی بعض ہمدردوں نے انجمن ترقی اردو (ہند) کی شاخیں قائم کی ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ان کا تعلق صدر انجمن سے اپنے صوبے کی انجمن کی وساطت سے ہو۔

چھپرا بہار کا ایک ضلع سارن ہے جس کا صدر مقام چھپرا ہے۔ یہاں قاری احمد کریم صاحب کریمؔ نے ایک شاخ قائم کی ہے اور اس کا نام "انجمن ترقی اردو سارن" رکھا ہے۔ قاری صاحب اردو کے بڑے حامی ہیں۔ انھوں نے انجمن کے ماتحت ایک دارالمطالعہ بھی قائم کیا ہے اور اب مکاتب قائم کرنے میں کوشاں ہیں۔ ان کے رفیق مولوی سید صالح حسین صاحب بھی بڑی دلچسپی لیتے ہیں +

رسولپور نستا ضلع دربھنگہ (بہار) میں بھی ایک شاخ قائم ہوئی ہے جس کے سیکرٹری اعجاز احمد صاحب اعجازؔ ہیں۔ اس انجمن کے متعلق تین پرائمری سکول ہیں۔ ایک تو خاص رسولپور نستا میں، دوسرا ناصر گنج میں اور تیسرا بھگوتی پور میں۔ مدرسوں کی مالی

حالت کچھ اچھی نہیں - اگر علاقے کے لوگ متوجہ ہوں تو یہ مدرسے بخوبی چل سکتے ہیں - اعجاز صاحب نے انجمن کے ماتحت ایک دارالمطالعہ بھی قائم کرلیا ہی-

کاکو ضلع گیا (بہار) میں ایک مقام کاکو میں "بزمِ کمال" قائم ہی- جس کے سیکرٹری سید شاہ منظورالرحمٰن صاحب اختر ہیں- شاہ صاحب کو اردو سے خاص شغف ہی اور وہ اس کی اشاعت میں خاص طورپر کوشاں ہیں - بزم کے ماتحت ایک کتب خانہ بھی ہی- کارکنانِ بزم کتب خانہ کی عمارت بنوانے کی کوشش کررہے ہیں-

امراؤتی برار میں اس سال ایک اور شاخ قائم ہوئی ہی جس کے ناظم مرزا منظورحسین صاحب ایم اے (علیگ) اس انجمن کے ارکان بہت کم ہیں لیکن مرزا صاحب کی مساعی سے ایک دارالمطالعہ بھی قائم ہوگیا ہی جس سے کافی لوگ مستفید ہورہے ہیں - اہلِ امراؤتی کو مرزا صاحب کی اعانت میں دریغ نہیں ہونا چاہیے -

بھوپال یہاں مولانا سید عبدالجلیل مائلؔ نقوی صاحب کی مساعی سے ایک انجمن ۱۹۳۳ء سے قائم ہی- مائل صاحب خود اس کے صدر ہیں اور محمد وکیع صاحب کلیم ایم اے سیکرٹری ہیں- اس انجمن کا کام زیادہ تر علمی و ادبی ہی- اس کے ماتحت ایک شعبۂ تصنیف و تالیف بھی ہی- انجمن نے سال بھر میں ساٹھ مضامین اور پچھے اصلاحی نظمیں مختلف جرائد میں شائع کرائیں - آٹھ علمی مقالے

پڑھے گئے اور گیارہ کتابیں تیار ہوئیں۔ تعجب کی بات ہو کہ ایسی مفید انجمن کا اپنا کوئی کتب خانہ نہیں۔ اس کا سبب غالباً اہلِ بھوپال کی بے اعتنائی ہو۔

[ضروری نوٹ :۔

مالابار اور دیگر مختلف مقامات سے اردو کے مدارس قائم کرنے کے لیے برابر درخواستیں آرہی ہیں لیکن افسوس کہ انجمن کے سرمایہ میں اتنی گنجائش نہیں ہو کہ سب درخواستیں منظور کرلے۔ تاہم جہاں زیادہ ضرورت معلوم ہوتی ہو وہاں مدرسہ قائم کرنے کی کوشش کی جاتی ہو۔ ہمیں اردو کے بہی خواہوں سے امید ہو کہ وہ اس کام میں ہمارا ہاتھ بٹائیں گے۔ کم سے کم اگر صاحبِ ثروت اصحاب ایک ایک مدرسہ ہی کا کل یا نصف خرچ اپنے ذمے لے لیں تو انجمن بہت سے مدرسے قائم کرکے ملک کے دور دراز مقامات میں اردو کی اشاعت کرسکتی ہو۔

میں اس ضمن میں جناب ساہوکار جمال محمد صاحب رئیس مدراس کا نہایت شکرگزار ہوں کہ انھوں نے صرف ہمارے کام کو دیکھ کر بغیر کسی درخواست کے ازراہِ قدردانی و ہمدردی پچھتّر روپے ماہانہ ایک سال کے لیے منظور فرمائے اور ہر مہینے وقت مقررہ پر ان کا منی آرڈر انجمن میں پہنچ جاتا ہو۔ اگر چند ایسے ہمدرد ہمیں مل جائیں تو میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اردو کو خاطرخواہ ترقی اور

کامیابی ہوسکتی ہے - کام کا یہی وقت ہے، اگر یہ وقت ہاتھ سے نکل گیا تو آیندہ بڑی دشواریاں پیش آنے والی ہیں -

نوٹ نمبر۲ - انجمن کو اکثر و بیشتر مقامات پر کتابیں مفت بہم پہنچانی پڑتی ہیں - جن مدارس کو انجمن کوئی مالی امداد نہیں دے سکتی یا جن مدارس کو کسی مالی امداد کی ضرورت نہیں ہوتی وہاں سے غریب طلبہ کے لیے درسی کتابوں کی مانگ آتی رہتی ہے - چنانچہ انجمن نے اس سال ۹۲۶ کتابیں اپنے خرچ سے مختلف مدارس میں بھیجیں جن کی قیمت دوسو چھے روپے دس آنے تین پائی ہوتی ہے -]
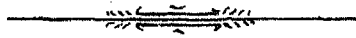
آمد و خرچ

انجمن کا خرچ زیادہ تر مطبوعات اور خصوصًا درسی کتب کی فروخت سے چل رہا ہے۔ لیکن انجمن کی بڑھتی ہوئی ضرورتوں کے لیے یہ آمدنی کافی نہیں۔ اور اب چونکہ تمام مُلک میں اس کی تنظیم کرنی ہے اور اس کے مقاصد کو زیادہ وسیع کرنا مدنظر ہے اس لیے زیادہ سرمائے کی ضرورت ہے۔ اس خیال سے ہم نے دولت آصفیہ کی طرف رجوع کی جس کی فیاضی سے مُلک کے اکثر علمی ادارے سیراب ہو رہے ہیں۔ ہماری درخواست کا خلاصہ یہ ہے۔"چونکہ اب انجمن اردو زبان کے ذریعہ سے وسیع پیمانے پر علم و ادب کی اشاعت کرنا چاہتی ہے لہذا اُسے اس غرض کے لیے جامعۂ عثمانیہ کی بچت سے کافی امداد عطا فرمائی جائے۔ جامعہ کا سررشتۂ تالیف و ترجمہ یونیورسٹی کی درسی کتب کے تیار کرنے میں مصروف ہے اور ابھی کچھ مدت تک اسی کام میں مصروف رہے گا۔ اور اس لیے اُسے اپنے دوسرے مقصد کے لیے جو عام اشاعت علم سے متعلق ہے فرصت نہ ہوگی۔ انجمن کو اگر کافی امداد دی جائے تو وہ اس مقصد کو کم خرچ میں بخوبی انجام دے سکتی ہے"۔ اس درخواست پر غور کیا جا رہا ہے۔ ہماری درخواست یہ ہے کہ انجمن کو پینتالیس ہزار روپے سالانہ کی امداد دی جائے۔ اور انجمن ہر سال کم سے کم بیس ایسی مطبوعات شایع کرے گی جن میں بعض اعلیٰ رتبے کی ہونگی اور بعض عام فہم، تاکہ اردو ادب میں ہر قسم کا اضافہ ہو اور ہر طبقے کے لوگ اس سے مستفید ہو سکیں۔ جامعۂ عثمانیہ کی

مجلس اعلےٰ نے چھ سال کے لیے یہ امداد دینا منظور کرلی ہی۔ یہ معاملہ باب حکومت اور اعلیحضرت واقدس کی منظوری کا محتاج ہی۔ اعلیحضرت کی علمی سرپرستی سے امید ہی کہ انجمن کی درخواست کو شرف قبولیت حاصل ہوگا، اور اسی امید پر یہ رقم گوشوارۂ حساب میں درج کردی گئی ہی۔

انجمن کی کارگزاری میں اس سال سے ایک اور باب کا بھی اضافہ ہوگیا ہی۔ انجمن نے اُن مقامات میں جہاں اردو رائج نہیں یا کم رائج ہی اردو مدارس قائم کرکے اشاعت کا انتظام کیا ہی۔ سب سے اول یہ کام صوبۂ مدراس سے شروع کیا گیا ہی چنانچہ اس سال جن مدارس کے قائم کرنے میں انجمن نے مدد دی اُن کا ذکر ہوچکا ہی۔ ایسے مدارس کے لیے برابر درخواستیں وصول ہورہی ہیں۔ یہ ممکن نہیں کہ سب درخواستیں منظور کرلی جائیں لیکن جہاں جہاں شدید ضرورت معلوم ہوگی وہاں امداد دینی پڑے گی اور آیندہ سال اس تعداد میں کافی اضافہ ہوجائے گا۔ اس لیے ۳۸-۱۹۳۷ء کے بجٹ میں ایک معتدبہ رقم اس مد کے تحت میں رکھی گئی ہی۔ لیکن جب تک اردو کے بہی خواہ اور ہمدرد اس طرف توجہ نہ فرمائیں گے اور ہماری مدد نہ کریں گے ہم زیادہ مدت تک یہ امداد جاری نہیں رکھ سکتے۔ یہ خوب سمجھ لینا چاہیے کہ اصل کام کا وقت یہی ہی اور ہمیں زیادہ سے زیادہ تین چار سال کا موقع حاصل ہی۔ اگر اس مدت میں ہم نے کچھ کرلیا تو فبہا ورنہ آیندہ ایسی دشواریاں پیش آنے والی ہیں کہ ہمارے بنائے کچھ نہ بن سکے گا۔

ریاست حیدرآباد کا عطیہ صرف کتابوں کی تالیف وغیرہ کے لیے ہی،

دوسرے ضروری مصارف کے لیے بھی بڑے سرمائے کی ضرورت ہی۔ اور اب چونکہ انجمن کا مستقر دہلی قرار پایا ہی جہاں وہ عنقریب منتقل ہوجائے گی، تو اس کی عمارات، کتب خانے، اشاعت خانے وغیرہ کے لیے صرف کثیر کی ضرورت ہوگی۔ لہذا ہمدردان اردو کی خدمت میں التجا ہی کہ اگر وہ اپنی زبان کی بقا اور ترقی کے خواہاں ہیں تو انھیں کارکنانِ انجمن کا ہاتھ بٹانا چاہیے۔

سر سید راس مسعود مرحوم

اس سال سر سید راس مسعود مرحوم کے انتقال سے انجمن کو بہت بڑا صدمہ پہنچا۔ مرحوم انجمن کے صدر اور اردو کے بہت بڑے حامی اور سرپرست تھے۔ انھوں نے طرح طرح سے انجمن کو مدد پہنچائی۔ اور اب جبکہ انجمن کے اغراض و مقاصد کو زیادہ وسعت دینے اور ملک میں اردو کے تحفظ اور مزید اشاعت کو اعلے پیمانے پر انجام دینے کا کام شروع کردیا گیا ہی تو وہ بہت یاد آتے ہیں۔ وہ ایسے وقت میں ہمارے بڑے کام آتے۔ انھوں نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ تین سال بعد میں اپنی پوری ہمت اور قوت انجمن کی خدمت میں صرف کروں گا۔ افسوس اُن کی بے وقت موت نے ہمیشہ کے لیے اُن کی سرپرستی سے محروم کردیا۔ اب دوسرا مسعود کہاں سے لائیں جس کے سامنے اپنا دردِ دل بیان کریں اور وہ ہماری مدد کے لیے کھڑا ہوجائے۔

انجمن نے رسالۂ اردو کا مسعود نمبر بھی شایع کیا جس میں یورپ اور ہندستان کے نامور اہل قلم نے مضامین لکھے۔

سرپرستِ اعلیٰ

اعلیٰ حضرت سلطان العلوم، محی الملّت والدّین،

ہزاگزالٹیڈ ہائی نس، رستم دوراں، ارسطوئے زماں،

سپہ سالار، آصف جاہ، مظفّر الممالک، نظام الملک، نظام الدّولہ،

نوّاب **میر عثمان علی خاں** بہادر

فتح جنگ، جی سی ایس آئی، جی سی بی، یارِ وفادارِ سلطنتِ برطانیہ

والئ حیدرآباد - دکن

خلّد اللہ تعالیٰ ملکہٗ و سلطنتہٗ

سرپرست

۱ - سکندر صولت، افتخار الملک، ہز ہائی نس نواب حاجی محمد حمید اللہ خاں بہادر بی اے، سی آئی - سی وی او، جی سی آئی ای - فرمانروائے ریاست بھوپال -

۲ - عالی جناب راجائے راجایان مہاراجہ سرکشن پرشاد، مہاراجہ بہادر، یمین السلطنۃ، جی سی ایس آئی، جی سی آئی ای - سابق صدر اعظم دولت آصفیہ سرکار عالی حیدرآباد - دکن

۳ - عالی جناب نواب سالار جنگ بہادر سابق مدار المہام سرکار عالی حیدرآباد - دکن -

۴ - سر فاضل بھائی کریم بھائی - بمبئی -

۵ - راجا پرتاب گیرجی نرسنگ گیرجی بہادر - حیدرآباد - دکن -

مجلس نظما

۱ - عالی جناب رائٹ آنربیل نواب سر اکبر حیدری المخاطب بہ حیدر نواز جنگ بہادر صدر اعظم دولت آصفیہ سرکار عالی حیدرآباد - دکن -

۲ - عالی جناب نواب مہدی یار جنگ بہادر صدرالمہام سیاسیات دولت آصفیہ سرکار عالی حیدرآباد - دکن -

۳ - عالی جناب نواب فخر یار جنگ بہادر صدرالمہام فنانس دولت آصفیہ سرکار عالی حیدرآباد - دکن -

۴ - عالی جناب مولوی غلام یزدانی صاحب ناظم آثارِ قدیمہ حیدرآباد - دکن -

۵ - عالی جناب مولوی سید ہاشمی صاحب فریدآبادی مددگار معتمد عدالت وکوتوالی و امور عامہ سرکار عالی حیدرآباد - دکن -

۶ - عالی جناب ڈاکٹر سر تیج بہادر سپرو صاحب الہ آباد -

۷ - عالی جناب ڈاکٹر عبدالستار صاحب صدیقی میور روڈ، الہ آباد -

۸ - عالی جناب نواب صدر یار جنگ بہادر مولوی محمد حبیب الرحمٰن خاں صاحب شروانی رئیس اعظم حبیب گنج (علی گڑھ)

۹ - عالی جناب ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب شیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی -

۱۰ - عالی جناب مولانا ابوالکلام آزاد صاحب کلکتہ -

۱۱ عالی جناب سر شیخ عبدالقادر صاحب بار ایٹ لا، ممبر انڈیا کونسل - لندن -

معاونین

۱ - عالی جناب رائٹ آنریبل نواب سر اکبر حیدری المخاطب بہ حیدر نواز جنگ بہادر صدر اعظم دولت آصفیہ سرکار عالی حیدرآباد۔ دکن

۲ - عالی جناب نواب سر مزمل اللہ خاں بہادر رئیس اعظم بھیکم پور ضلع علی گڑھ۔

۳ - عالی جناب نواب صدر یار جنگ بہادر مولوی محمد حبیب الرحمٰن خاں صاحب شروانی رئیس اعظم حبیب گنج ضلع علی گڑھ۔

۴ - عالی جناب نواب سر امین جنگ بہادر حیدرآباد۔ دکن۔

۵ - عالی جناب خان بہادر احمد علاء الدین صاحب سکندرآباد۔ دکن۔
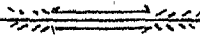
ضمیمہ نمبر ۱

ارکان دوامی

۱۔ راجا اماپت راؤ مہابلونت جاگیردار دوم کنڈہ دکن۔

۲۔ عالی جناب نواب اصغر یار جنگ بہادر۔ خیریت آباد، حیدرآباد دکن۔

۳۔ عالی جناب نواب نذیر جنگ بہادر حیدرآباد دکن۔

۴۔ مسٹر الماالطیفی صاحب آئی۔سی۔ایس۔ سابق فنانشل کمشنر پنجاب گورنمنٹ۔ بمبئی۔

۵۔ وارث دیا بھائی ویلجی صاحب سوداگر چرم احمد نگر۔

۶۔ دیوان بہادر سیٹھ رام گوپال صاحب سکندرآباد دکن۔

۷۔ خان بہادر محمد اعظم صاحب رئیس اعظم، دلکشا، ڈھاکہ۔

۸۔ سیٹھ عبداللطیف احمد صاحب مالک دوکان حاجی نورمحمد زکریا، کلکتہ۔

۹۔ آنریبل سیٹھ عبدالکریم صاحب جمال۔ رنگون۔

۱۰۔ جناب حافظ وزیر احمد صاحب جنرل مرچنٹ دارجلنگ۔

۱۱۔ جناب مولوی محمد محسن علی صاحب ایم، ایس، سی۔ اگزیکٹو سپرنٹنڈنگ انجنیر، سیکنڈ سرکل اریگیشن ورکس صوبہ متحدہ، فتح پور ڈویژن، ایل جی۔

۱۲۔ مسٹر عبّاس طیب جی صاحب، بڑودہ۔

۱۳۔ مس ریحانہ طیب جی صاحبہ بڑودہ۔

۱۴۔ جناب مولوی حافظ شاہ حمیدالدین صاحب، عارف رئیس اسلام پور، ضلع پٹنہ

۱۵- جناب مولوی خلیل الرحمٰن صاحب نتول ضلع پٹنہ -

۱۶- جناب مولوی منظر علی صاحب نتول ضلع پٹنہ -

۱۷- جناب مولوی مسعود احمد صاحب نتول ضلع پٹنہ -

۱۸- جناب خان بہادر نواب علی چودھری رئیس اعظم خورشید منزل پچھم گاؤں (ٹپارہ) -

۱۹- دربار عالیہ ریاست جاورہ -

۲۰- جناب سیٹھ باپو راؤ صاحب، ڈوری پھوڑیا، ہنگولی (دکن) -

۲۱- جناب سیٹھ ہیم راج بالمکند صاحب ہنگولی - دکن -

۲۲- جناب سیٹھ ہیرا لال صاحب ہنگولی - دکن -

۲۳- جناب سیٹھ کنول نین کیشب دیو صاحب ہنگولی - دکن -

۲۴- جناب سیٹھ کشن داس سیتارام صاحب ہنگولی - دکن -

۲۵- جناب محمد اکبر خان صاحب رئیس اعظم تعلقہ دار سرگاوں، ڈاک خانہ بیتل پور، ضلع بلاس پور (سی-پی) -

۲۶- جناب شمس العلما مولوی کمال الدین احمد صاحب ایم - اے، آئی ای ایس، انسپکٹر آف اسکولز - پریسی ڈنسی ڈویژن - نمبر ۴۰ (اے) فری اسکول اسٹریٹ کلکتہ -

۲۷- جناب لالہ ایشونت راؤ صاحب، پورنا ضلع پربھنی -

۲۸- جناب لالہ گنپت راؤ صاحب لعل جی صاحب، موضع گور تعلقۂ بسمت نگر پربھنی -

۲۹- آنریری سکرٹری انجمن ہذا -

۳۰- جناب شیخ عبدالخالق صاحب ولی عہد بہادر ریاست مانگرول (کاٹھیاواڑ)۔
۳۱- جناب سیٹھ ہیراچند گاندھی صاحب وکیل، عثمان آباد۔
۳۲- جناب سیٹھ ترکم داس دوارکا داس صاحب چارٹر بلڈنگ فورٹ بمبئی۔
۳۳- جناب سیٹھ شنکرلال گیلا بھائی صاحبان بینکرز، چوپاٹی۔ بمبئی۔
۳۴- جناب سیٹھ جمنا داس دوارکا داس صاحبان مرچنٹس چارٹر بلڈنگ، فورٹ بمبئی۔
۳۵- جناب ایس مہر بخش صاحب جے پی۔ ایم ایل سی۔ کارپوریٹر، ماہم بمبئی۔
۳۶- جناب مولوی محمد علی صاحب ایم اے۔ مالک ایم محمد علی اینڈ کو۔ جنرل پیٹرز روڈ، مونٹ روڈ۔ مدراس۔
۳۷- جناب مسٹر مدگل سنگپا صاحب ستا تعلقہ گنگاوتی، ضلع رائچور۔
۳۸- جناب مسٹر بی کشن راؤ صاحب وکیل، رائچور۔
۳۹- ہز ہولی نس مولانا سید طاہر سیف الدین صاحب امام بواہیر بدری محل، ہارن بی روڈ، بمبئی۔
۴۰- جناب راجا کشٹیا نایک صاحب بہادر راجا شورا پور ضلع گلبرگہ۔
۴۱- جناب مولوی محمد عبدالصمد صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر، جبل پور۔
۴۲- جناب مولوی مجیب احمد صاحب صدیقی تمنائی مہدی منزل گل باغ۔ حیدرآباد دکن۔
۴۳- جناب خواجہ سردار حسین صاحب سابق مہتمم کوتوالی ناوندگی، بشیرآباد

ضلع گلبرگہ ۔
۴۴۔ جناب دولت یار خاں صاحب مہتمم آبکاری، ناوندگی ، بشیر آباد ضلع گلبرگہ ۔
۴۵۔ جناب ڈاکٹر عبدالستار صدیقی صاحب صدر شعبۂ عربی و فارسی الہ آباد یونیورسٹی الہ آباد۔
۴۶۔ جناب نواب مرزا یار جنگ بہادر صدرالمہام عدالت و امور مذہبی سرکار عالی حیدرآباد دکن ۔
۴۷۔ جناب نواب فخر یار جنگ بہادر صدرالمہام فنانس ، حیدرآباد دکن۔
۴۸۔ جناب نواب نثار یار جنگ بہادر تعلقدار صرف خاص مبارک حیدرآباد دکن ۔
۴۹۔ جناب امیر بیگ صاحب ٹھیکیدار ، رائچور ۔
۵۰۔ جناب مولوی سید ہاشمی صاحب مددگار معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ سرکار عالی حیدرآباد دکن ۔
۵۱۔ ایچ ڈبلو شاکراس صاحب سابق پرنسپل جاگیردار کالج ۔
۵۲۔ مولوی سید محی الدین صاحب بی۔اے ، بیرسٹر ایٹ لا پرنسپل عثمانیہ کالج اورنگ آباد۔
۵۳۔ سر ہارکورٹ بٹلر صاحب سابق گورنر یوپی و برہما (انگلستان)۔
۵۴۔ جناب نواب علی نواز جنگ بہادر حیدرآباد دکن ۔
۵۵۔ جناب نواب ذوالقدر جنگ بہادر سابق معتمد عدالت و کوتوالی و

امور عامہ سرکار عالی حیدرآباد دکن ۔

۵۶ ۔ مولوی سید محمد اعظم صاحب پرنسپل سٹی کالج حیدرآباد دکن ۔

۵۷ ۔ جناب مولوی سید اعجاز حسین صاحب تعلقدار وظیفہ یاب حیدرآباد دکن ۔

۵۸ ۔ جی سی میک اون صاحب سابق پرنسپل نظام کالج حیدرآباد دکن ۔

۵۹ ۔ جناب مہارانی صاحبہ گدوال حیدرآباد دکن ۔

۶۰ ۔ جناب راجا صاحب ونپرتی حیدرآباد دکن ۔

۶۱ ۔ جناب ونکٹ راما ریڈی صاحب او۔بی۔ای سابق کوتوال۔حال اسپشل افسر صرف خاص مبارک، حیدرآباد۔ دکن ۔

۶۲ ۔ جناب مولوی عبدالرحمٰن خاں صاحب سابق پرنسپل جامعۂ عثمانیہ حیدرآباد دکن ۔

۶۳ ۔ جناب مسٹر فریدون ایس چینائی صاحب صدر مہتمم آبپاشی حیدرآباد دکن ۔

۶۴ ۔ جناب حسن لطیف صاحب معتمد تعمیرات عامہ حیدرآباد دکن ۔

۶۵ ۔ مس اے پوپ پرنسپل زنانہ کالج حیدرآباد دکن ۔

۶۶ ۔ سر غلام حسین ہدایت اللہ کراچی ۔

۶۷ ۔ جناب نواب محی الدین یار جنگ بہادر حیدرآباد دکن ۔

۶۸ ۔ جناب مولوی سید محمد حسین صاحب بلگرامی خیریت آباد، حیدرآباد دکن ۔

۶۹ ۔ جناب نواب مہدی یار جنگ بہادر حیدرآباد دکن ۔

۷۰ ۔ جناب نواب سر نظامت جنگ بہادر حیدرآباد دکن ۔

۷۱ ۔ آنزیبل سر ریجنالڈ گلینسی صاحب کے سی۔آئی۔ای انگلستان ۔

۷۲ - آنربیل مسٹر جے ٹاسکر صاحب صدرالمہام مال حیدرآباد دکن -
۷۳ - جناب راجا صاحب جٹ پول ریاست حیدرآباد-دکن -
۷۴ - جناب مولوی سید امین الحسن صاحب "بسمل" زائد صدر ناظم عدالت گلبرگہ شریف -
۷۵ - جناب مولوی احمد مرزا صاحب چیف انجنیر تعمیرات خیریت آباد-حیدرآباد- دکن -
۷۶ - جناب نواب لطیف یار جنگ بہادر حیدرآباد دکن -
۷۷ - جناب مہر علی فاضل صاحب انجنیر پی ڈبلیو ڈی - (سی-آئی-بی) حیدرآباد دکن -
۷۸ - جناب مولوی سید علی اکبر صاحب صدر مہتمم تعلیمات حیدرآباد دکن -
۷۹ - جناب سر ولیم بارٹن - کے سی آئی - سی ایس آئی - سابق رزیڈنٹ حیدرآباد دکن -
۸۰ - جناب آرم اسٹرانگ صاحب سابق ڈائرکٹر جنرل کوتوالی اضلاع حیدرآباد دکن -
۸۱ - جناب حامد اے علی صاحب - سابق آئی سی ایس - بڑودہ -
۸۲ - مسٹر گوبند راؤ صاحب وکیل پربھنی - دکن -
۸۳ - مولوی محمد خیرالدین صاحب وکیل پربھنی - دکن -
۸۴ - جناب مولوی سید محمد حیات الحسن صاحب رضوی اسٹیٹ فخرالملک بہادر، حیدرآباد-دکن
۸۵ - جناب رائے چھوٹے لال صاحب اورنگ آباد دکن -
۸۶ - نواب قطب علی خاں صاحب جاگیردار - حیدرآباد - دکن -

ضمیمہ نمبر ۲

خریدار ارکان

۱ ۔ عالی جناب نواب صدر یار جنگ بہادر رئیس اعظم حبیب گنج علی گڑھ۔
۲ ۔ عالی جناب نواب اکبر یار جنگ بہادر ترپ بازار، حیدرآباد دکن ۔
۳ ۔ جناب مسجل صاحب جامعۂ عثمانیہ سرکار عالی حیدرآباد دکن ۔
۴ ۔ جناب خان بہادر مولوی بشیرالدین احمد صاحب ایڈیٹر البشیر اٹاوہ۔
۵ ۔ جناب مولوی سید ضمیرالدین احمد صاحب تحصیلدار احمدپور ضلع بیدر۔
۶ ۔ جناب مولوی محمد شمس الدین صاحب منصف پالونچہ ضلع ورنگل ۔
۷ ۔ ڈاکٹر تارا چند صاحب پی ایچ ڈی ۔ سٹی روڈ الہ آباد ۔
۸ ۔ پروفیسر سید ضامن علی صاحب ایم اے ۔ صدر شعبۂ اردو یونیورسٹی الہ آباد ۔
۹ ۔ جناب وحیدالرحمٰن صاحب پروفیسر عثمانیہ یونیورسٹی، حیدرآباد دکن۔
۱۰ ۔ جناب خلیفہ عبدالحکیم صاحب پروفیسر جامعۂ عثمانیہ کنگ کوٹھی روڈ، حیدرآباد دکن ۔
۱۱ ۔ ڈاکٹر عبدالحق صاحب پروفیسر جامعۂ عثمانیہ بیگم پیٹھ حیدرآباد دکن ۔
۱۲ ۔ جناب سید سراج الحسن ترمذی صاحب وکیل ہائی کورٹ ۔ کٹل منڈی، حیدرآباد دکن ۔
۱۳ ۔ ڈاکٹر مظفرالدین قریشی صاحب پروفیسر کیمیا عثمانیہ یونیورسٹی، حیدرآباد دکن۔

۱۴- جناب ہارون خاں صاحب شروانی پروفیسر جامعۂ عثمانیہ سڑک نوبت پہاڑ حیدرآباد دکن -

۱۵- جناب مولوی محمد مقتدیٰ خاں صاحب شروانی منیجر مسلم یونیورسٹی پریس علی گڑھ -

۱۶- جناب مولوی مرزا محمد بیگ صاحب اول تعلقدار نظام آباد -

۱۷- جناب سکریٹری صاحب انجمن اسلامیہ جبل پور -

۱۸- جناب گوبند راؤ صاحب تحصیلدار ورنگل -

۱۹- جناب مولوی سید نظام الدین احمد صاحب امین جنگلات پنچہ مستقر نظام آباد -

۲۰- جناب مولوی محمد ظہور ناصر صاحب منیجر دارالکتب ملّیۂ اسلامیہ گجرات (پنجاب)

۲۱- جناب مولوی سید ناظر الحسن صاحب ہوش بلگرامی مددگار معتمد افواج سرکار عالی حیدرآباد دکن -

۲۲- جناب نظیر الحسن صاحب محکمہ تعلیمات، صحت و بندوبست اراضی حکومت ہند - دہلی یا شملہ -

۲۳- جناب حاجی عبدالقدیر صاحب چوک مسجد - آرہ -

۲۴- جناب مولوی سید عبدالعزیز صاحب - بیرسٹر ایٹ لا - پٹنہ

۲۵- جناب مولوی علی کریم صاحب تحصیلدار موضع چپڑو ڈاک خانہ ہرنوٹ (پٹنہ) -

۲۶- جناب سید محمد امیر الحسن صاحب محلہ ڈلہا - گیا -

۲۷- جناب میر یوسف خاں صاحب سب انسپکٹر پولیس ڈاک خانہ وزیر گنج (گیا)۔
۲۸- جناب صاحبزادہ قاضی محبوب عالم صاحب - آوان شریف - ضلع گجرات (پنجاب) -
۲۹- جناب مولوی محمد محمود الحق صاحب پورنیا بازید ڈاک خانہ مہوا ضلع گونڈہ -
۳۰- جناب شمس بغدادی صاحب آفتاب منزل، مرزا محلہ، مدناپور- بنگال-
۳۱- جناب مولوی جلال الدین احمد صاحب جعفری مطبع انوار احمدی- الہ آباد -
۳۲- جناب مولوی علمدار حسین صاحب بی اے (علیگ) نائب ناظم پولیس حیدرآباد دکن -
۳۳- جناب چودھری احمداللہ صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ - ڈاک خانہ سہاور - ایٹہ -
۳۴- جناب محمد داؤد صاحب پلیڈر اندرون موری دروازہ قصور ضلع لاہور-
۳۵- جناب میاں نظام الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ بازار بارود خانہ- لاہور -
۳۶- جناب سید ظہور احمد صاحب وکیل نمبر ۲۶ سرکلر روڈ لکھنؤ۔
۳۷- ڈاکٹر سید شفاعت احمد صاحب ہال بازار- امرت سر- پنجاب -
۳۸- چودھری حیدر حسین صاحب بیرسٹر، پارک امین الدولہ لکھنؤ -
۳۹- عالی جناب سر نواب عقیل جنگ بہادر آرمی ممبر حکومت سرکار عالی-

خیریت آباد - حیدرآباد دکن -

۴۰ - جناب مولوی قمرالہدیٰ صاحب ڈپٹی کلکٹر گیا -

۴۱ - جناب سید تقی الدین صاحب اسسٹنٹ سکرٹری لوکل سیلف گورنمنٹ دریا پور - پٹنہ -

۴۲ - جناب مولوی سید محمد فضل حق صاحب - میران بیگھا - گیا -

۴۳ - قاضی سید محمد حسین صاحب موضع ترہٹ ڈاک خانہ ترہٹ ضلع گیا -

۴۴ - جناب محمد امیر حیدر صاحب اسسٹنٹ انجنیر ڈسٹرکٹ بورڈ - گیا -

۴۵ - جناب مولوی نور محمد صاحب - انجم رائس مل - پنچیتی اکھاڑہ - گیا -

۴۶ - جناب مولوی محمد اسمٰعیل رسا صاحب ہمدانی ایم - اے ، بی - ایل، وکیل - کرانی گھاٹ، گیا -

۴۷ - جناب مولوی سید مہدی حسن صاحب وکیل بہار شریف - ضلع پٹنہ -

۴۸ - جناب مولوی سید معین الدین صاحب بی - ایس - سی ، بی - ٹی، مددگار نظامت تعلیمات حیدرآباد دکن -

۴۹ - جناب سراج الدین احمد صاحب نظامی - بازار شیخو پوریاں - لاہور -

۵۰ - جناب محمد محفوظ الحق صاحب ایم اے، لکچرار پریسیڈنسی کالج - کلکتہ -

۵۱ - جناب مولوی سید علی اکبر صاحب صدر مہتمم تعلیمات سرکار عالی حیدرآباد دکن -

۵۲ - جناب حسن لطیف صاحب ناظم تعمیرات حیدرآباد دکن -

۵۳ - مسز حاتم بی طیب جی بذریعۂ حاتم طیب جی صاحب بیرسٹر ایٹ لا سنی سائڈ روڈ ، دلکشا ، کراچی -

۵۴ ۔ مسز قمر ایس طیب جی قصر اعلیٰ حضرت حضور نظام، نپان سی روڈ، بمبئی۔
۵۵ ۔ عالی جناب رائیٹ آنریبل نواب سر اکبر حیدری المخاطب بہ حیدر نواز جنگ بہادر ۔ صدر اعظم دولت آصفیہ سرکار عالی حیدرآباد دکن ۔
۵۶ ۔ لیڈی حیدری ۔ خیریت آباد ۔ حیدرآباد دکن ۔
۵۷ ۔ نواب سر امین جنگ بہادر کے سی ۔ ایس ۔ آئی ، سی ۔ ایس آئی۔ امین منزل ۔ سعید آباد ۔ حیدرآباد دکن ۔
۵۸ ۔ جناب سید منظور حسین نقوی صاحب سی آئی صدر مہتمم تعمیرات عامہ بیڑ
۵۹ ۔ جناب بشیر ضیائی صاحب ایم ۔ اے ۔ بی ٹی (علیگ) ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی اسکول خانیوال ۔
۶۰ ۔ جناب فدا علی ایم علی بھائی ۔ نیپیر روڈ کراچی ۔
۶۱ ۔ جناب غلام نبی صاحب ۔ وائیسرائے کیمپ انڈیا ۔
۶۲ ۔ جناب مرزا محمد سعید صاحب ریٹائیرڈ آئی ای ایس ، بیرم خاں کا ترا ہا ، دہلی ۔
۶۳ ۔ جناب مولوی صبغۃ اللہ صاحب بی ۔ اے بذریعہ ایگزیکٹو آفیسر ۔ نمبر ۱۱۶ کچہری روڈ ۔ اجمیر ۔
۶۴ ۔ جناب اللہ بخش صاحب ۔ نمبر ۱۰ ، ڈمزن لین ، کلکتہ ۔
۶۵ ۔ جناب مولوی احمد محمد صاحب ڈپٹی کلکٹر گیا ۔
۶۶ ۔ جناب سید فاروق اعظم صاحب ڈپٹی کلکٹر پرولیا ضلع مان بھوم ۔
۶۷ ۔ جناب سید محمد کاظم صاحب بی ۔ اے بی ٹی ۔ ایل ایل بی ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی اسکول روپڑ انبالہ ۔

۶۸- جناب سید محمد خصلت حسین صاحب صابری بی اے - ڈپٹی انسپکٹر مدارس ٹامسن گنج ، سیتاپور -

۶۹- جناب ہدایت اللہ صاحب اینگلو اردو ہائی اسکول پونا -

۷۰ - جناب منشی مادھوراؤ صاحب وکیل صدر عدالت گنگاپور ضلع اورنگ آباد -

۷۱ - جناب مولوی نورالحسن صاحب منصف تعلقہ حضورنگر ضلع نلگنڈہ -

۷۲ - جناب مولوی محمد عظمت اللہ خاں صاحب ابین جنگلات عادل آباد -

۷۳- جناب مولوی سید محمد مہدی صاحب معتمد باب حکومت سرکار عالی - حیدرآباد دکن -

۷۴ - جناب عباس علی ایم اکبر علی صاحب اِتواری ، ناگپور سٹی -

۷۵ - کے محمد ابراہیم صاحب عمرآباد ڈاک خانہ آمبور، شمالی ارکاٹ (مدراس)

۷۶ - حضرت افروز صاحب ڈگلس پورہ ضلع لایل پور (پنجاب)

۷۷ - جناب مولوی سید علی احسن صاحب احسن (مارہروی) لکچرار اردو انٹرمیڈیٹ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ -

۷۸ - جناب مولوی مشتاق احمد صاحب متصل اٹالہ مسجد جونپور -

۷۹ - جناب مولوی محمد احتشام احمد صاحب اسد اسرائیلی وکیل سیلو ضلع پربھنی -

۸۰ - حضرت افسر صاحب امروہی اردو اسکول رام سوامی (کراچی)

۸ - جناب سید عبدالحکیم صاحب سکرٹری انجمن الاصلاح ڈاک خانہ ڈلیسنہ

ضلع پٹنہ -

۸۲ - جناب آغا حیدر حسن صاحب پروفیسر اُردو نظام کالج حیدرآباد دکن -

۸۳ - اے اسلام خاں صاحب ایم اے، بی ایل - نمبر ۸ سید صالح لین، کلکتہ -

۸۴ - ایس ایم فیروزالدین خاں صاحب پوسٹ آفس گڑھی (کشمیر) -

۸۵ - ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب ایم اے - پی ایچ ڈی جامعۂ ملیہ اسلامیہ قرول باغ دہلی -

۸۶ - حاجی محمد صالح خاں صاحب شروانی آنریری مجسٹریٹ غریب منزل، علی گڑھ -

۸۷ - جناب عمار احمد خاں صاحب عمار منزل میرس روڈ، علی گڑھ -

۸۸ - جناب حامد محمد صاحب دہلوی انڈر سکریٹری صحت عامہ و تعلیمات بھوپال -

۸۹ - جناب سید بشیر صاحب زیدی بی-اے (کینٹب) بار ایٹ لا - ہوس ہولڈ منسٹر ریاست رام پور -

۹۰ - جناب محمد مجیب صاحب بی-اے (آکسن) جامعۂ ملیہ اسلامیہ قرول باغ دہلی -

۹۱ - جناب منشی محمود علی خاں صاحب امامی دروازہ بھوپال -

۹۲ - جناب مولوی محمد امین صاحب زبیری احاطہ اودے بیر سنگھ، سول لائنس علی گڑھ -

۹۳ - جناب مولوی سید عبدالوحید صاحب بی اے ایل ایل بی - وکیل جمعراتی دروازہ بھوپال -

۹۴- جناب حاجی محمد اویس صاحب بی اے-ایل ایل بی جوڈیشل آفیسر ریاست بھوپال -

۹۵- جناب مولوی محمد اطہر صاحب بی اے ایل ایل بی-ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بلدہ بھوپال -

۹۶- جناب مہتمم صاحب دفتر تاریخ بھوپال ریاست بھوپال -

۹۷- ایچ ایم حیات صاحب نمبر۲ سول لائنس بھوپال -

۹۸- ڈاکٹر سلیم الزماں صدیقی صاحب پی ایچ ڈی آیورویدک یونانی طبی کالج دہلی -

۹۹- جناب خواجہ غلام السیدین صاحب پرنسپل ٹریننگ کالج علی گڑھ -

۱۰۰- جناب احسان الحق صاحب بیرسٹر ایٹ لا سیشن جج کیمبل پور -

۱۰۱- خان بہادر سید عین الدین صاحب انڈر سکریٹری گورنمنٹ یو پی- نینی تال -

۱۰۲- جناب ابویحییٰ مولوی محمد امام صاحب نوشہروی -سوہدرہ، ضلع گوجرانوالہ -

۱۰۳- جناب پروفیسر محمد حبیب صاحب بی-اے (آکسن) مسلم یونیورسٹی، نیلی چھتری، علی گڑھ -

۱۰۴- جناب مولوی حکیم عبداللہ خاں صاحب پروفیسر طبیہ کالج، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ -

۱۰۵- جناب شیخ علی جوّاد صاحب بی-اے (علیگ) پروفیسر مسلم یونیورسٹی انٹرمیڈیٹ کالج علی گڑھ -

۱۰۶- جناب مولوی محمد حاذق صاحب ایم-اے (علیگ) ایل ایل بی پروفیسر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ -

۱۰۷- جناب مولوی محمد اظہر حسین صاحب معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ سرکار عالی حیدر آباد دکن -

۱۰۸- جناب بابو منوہر لال صاحب بی-اے-ایل ایل بی ایڈوکیٹ- غازی آباد -

۱۰۹- جناب مولوی یوسف الزماں فاروقی صاحب بی اے- ایل ایل بی- منصف غازی آباد ضلع میرٹھ -

۱۱۰- جناب مولوی حکیم شفقت علی خاں صاحب قصبہ آنولہ- محلہ قلعہ ضلع بریلی -

۱۱۱- جناب مولانا محمد شفیع داؤدی صاحب ایم ایل اے - دفتر اخبار اتحاد بانکی پور - پٹنہ -

۱۱۲- آنریبل ڈاکٹر سر شاہ محمد سلیمان صاحب جج فیڈرل کورٹ حکومت ہند، دہلی -

۱۱۳- مسٹر عبد المجید خواجہ صاحب بار ایٹ لا نمبر ۱۲ البرٹ روڈ- الہ آباد-

۱۱۴- جناب ضیاء الحسن صاحب علوی انسپکٹر عربی مدارس و رجسٹرار امتحانات عربی و فارسی یوپی - الہ آباد -

۱۱۵- جناب خاں صاحب نواب آغا علی خاں صاحب اسپیشل مجسٹریٹ دریا باد، الہ آباد -

۱۱۶- جناب سید اعجاز حسین صاحب لکچرار اردو الہ آباد یونیورسٹی الہ آباد-

۱۱۷- جناب پرنسپل صاحب اینگلو عربک کالج دہلی-
۱۱۸- جناب پرنسپل صاحب ہندو کالج کشمیری گیٹ دہلی -
۱۱۹- جناب بابو رگھونندن سرن صاحب- نمبر۲ مٹکاف ہاوس روڈ دہلی-
۱۲۰- جناب حکیم عبدالحلیم صاحب انصاری طبی کتب خانہ گمٹی بازار، لاہور-
۱۲۱- جناب محمد بشیر صاحب بیرسٹر ایٹ لا، کانپور -
۱۲۲- جناب منشی عبدالرؤف صاحب ڈپٹی کلکٹر مال روڈ، کانپور-
۱۲۳- جناب مولوی سید انیس الدین احمد صاحب بی-اے، ایل ایل بی
وکیل بیٹر-
۱۲۴- جناب مولوی حفیظ الرحمٰن خاں صاحب مجیبی اڈیٹر اخبار "مجیب"
فرّخ آباد -
۱۲۵- جناب نذیر خلیلی صاحب معاون مدیر اخبار "مجیب" فرّخ آباد-
۱۲۶- جناب مولوی شفق علی خاں صاحب بی-اے- ایل ایل بی -
ایڈوکیٹ فتح گڑھ، فرّخ آباد -
۱۲۷- جناب مرزا عبدالحمید صاحب میونسپل کمشنر و رئیس فرّخ آباد -
۱۲۸- جناب مولوی سید نصیرالدین علوی صاحب ایم - اے - ایل ایل
بی- منصف - مین پوری - یو پی -
۱۲۹- جناب مولوی سید اظہرالدین علوی صاحب ایم اے - ایل ایل بی-
وکیل - مین پوری - یو پی -
۱۳۰- جناب مولوی سید اصغر حسین صاحب سب انسپکٹر یو پی پولیس
تھانہ گھرور ضلع مین پوری -

۱۳۱- جناب شیخ اصغر حسین صاحب آنریری اسسٹنٹ کلکٹر - مین پوری-
۱۳۲- جناب مولوی فرحت علی خاں صاحب سرکل انسپکٹر پولیس مین پوری-
۱۳۳- جناب قاضی مردان علی صاحب تحصیل دار صدر تحصیل مین پوری-
۱۳۴- جناب پنڈت سندرنرائن مسرا صاحب ایم - آر - اے - ایس لائف ممبر وسینیر وائس پریسیڈنٹ پبلک لائبریری - فرخ آباد-
۱۳۵- جناب منظور احمد صاحب عثمانی - بی اے - متصل چھوٹی مسجد قوم پنجابیان سبزی منڈی دہلی -
۱۳۶- جناب مولانا محمد سعید صاحب منیجر شعیبیہ محمدیہ ہائی اسکول، آگرہ-
۱۳۷- جناب قاضی ظہور الحق صاحب رئیس اعظم محل جلال آباد بجنور - یو پی-
۱۳۸- جناب قاضی مقصود علی صاحب رئیس دربا و جلال آباد بجنور - یو پی-
۱۳۹- لیفٹیننٹ سلطان عالم خاں صاحب رئیس اعظم قائم گنج ضلع فرخ آباد-
۱۴۰- جناب سید محمد سبطین صاحب ایم - اے ایل ایل بی وکیل ہائی کورٹ نگینہ - بجنور، یو پی -
۱۴۱- آنریبل حافظ محمد ابراہیم صاحب بی - اے ایل ایل بی وزیر رسل و رسائل حکومت صوبجات متحدہ - لکھنؤ-
۱۴۲- جناب سکریٹری صاحب ایوان اشاعت گورکھپور - یو پی -
۱۴۳- جناب مولوی سید تراب علی صاحب افسر معاوضۂ اراضی ریلوے، محاذی صدر دفتر نظامت تعلیمات حیدرآباد دکن -
۱۴۴- نواب زادہ سعید الظّفر خاں صاحب شملہ کوٹھی بھوپال -
۱۴۵- جناب شعیب قریشی صاحب مشیر المہام روبکاری خاص و تعلیمات ریاست بھوپال-

۱۴۶- ڈاکٹر کرنل سید عبدالرحمٰن صاحب قیصر بنگلہ، بھوپال -

۱۴۷- جناب سید ابو محمد صاحب مودودی - بھوپال -

۱۴۸- کرنل امیر احمد صاحب سابق ملٹری سکریٹری بھوپال -

۱۴۹- جناب وزیر احمد صاحب سکریٹری تعلیمات بھوپال -

۱۵۰- جناب واجد علی خاں صاحب سابق پرسنل سکریٹری ہزہائینس نواب صاحب بھوپال -

۱۵۱- جناب ابوالبرکات صاحب عیسیٰ پور - پھلواری شریف - پٹنہ -

۱۵۲- جناب سید عبدالعزیز صاحب ہیڈ اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ بورڈ - گیا -

۱۵۳- جناب رضاالحق صاحب عباسی جوڈیشل سیکرٹری ریاست دھولپور -

۱۵۴- راجا غضنفر علی خاں صاحب پارلیمنٹری سیکرٹری حکومت پنجاب -

۱۵۵- رائے بہادر کرنل دیناناتھ صاحب وزیر حضوری ہزہائی نس مہاراجہ بہادر ہولکر اسٹیٹ - اندور -

۱۵۶- جناب مولوی اشفاق احمد زاہدی صاحب سابق پرایویٹ سکریٹری ہزہائینس نواب صاحب جاورہ -

۱۵۷- جناب سیٹھ عثمان سوبانی صاحب - گریشم بلڈنگ اسپلینڈ روڈ، بمبئی -

۱۵۸- جناب چودھری خلیق الزماں صاحب بی اے - ایل ایل بی ایڈوکیٹ خیالی گنج - لکھنؤ -

۱۵۹- جناب مولوی محمد عبدالعزیز انصاری صاحب ایم اے، ایل ایل بی - پوسٹ بکس نمبر ۲۴۴ کلکتہ -

۱۶۰- جناب کے ایف سبحان صاحب آئی پی ایس - اسسٹنٹ

سپرنٹنڈنٹ پولیس نمبر ۲۳، ایلیٹ لین، کلکتہ۔
۱۶۱- جناب ملوک سنگھ بیدی صاحب بذریعۂ میسرز لدھا سنگھ بیدی اینڈسنز نمبر۹ ڈلہوزی اسکویر، کلکتہ۔
۱۶۲- جناب ایس ایم نعمان جعفری صاحب بی اے- بذریعۂ نعمان جعفری لمیٹڈ- نمبر۲۲ فیرٹیا بازار اسٹریٹ، کلکتہ۔
۱۶۳- عالی جناب نواب صاحب کوروائی (سنٹرل انڈیا)۔
۱۶۴- جناب حامدحسن صاحب اسسٹنٹ ایگزیکٹو انجنیر- حامد منزل، دین دیال روڈ- لکھنؤ۔
۱۶۵- لفٹنٹ صاحبزادہ انیس احمد صاحب مدراس پاپونیرز، بنگلورکنٹونمنٹ۔
۱۶۶- اے حامدغنی صاحب (آئی ایس آر) نمبر ۱۵، کوپر روڈ- لاہور۔
۱۶۷- جناب خواجہ احمد صاحب بیرسٹرایٹ لا- لاہور۔
۱۶۸- جناب مولوی غلام رسول صاحب مہر- مالک و ایڈیٹر روز نامۂ "انقلاب" لاہور۔
۱۶۹- جناب مولوی عبدالمجید صاحب سالک ایڈیٹر "انقلاب" لاہور۔
۱۷۰- جناب رنگ راؤ صاحب منصف سلطان آباد ضلع کریم نگر۔
۱۷۱- جناب خواجہ عبدالعزیز صاحب- ایڈوکیٹ- ہائی کورٹ عزیز منزل، کنٹہ روڈ حیدرآباد دکن۔
۱۷۲ ڈاکٹر حافظ محمد عبدالشکور صاحب- ایل- آئی- ایم- فزی شین اینڈ سرجن- بشیر منزل ۱/۲۱ فورتھ اسٹریٹ بیڈوپیٹ مونٹ روڈ مدراس۔
۱۷۳- جناب مولوی محمد عمر جعفری صاحب رئیس اعظم مچھلی شہر ضلع جونپور، یوپی۔

۱۷۴- جناب ڈاکٹر یوسف حسین خاں صاحب پروفیسر جامعۂ عثمانیہ۔ حیدرآباد دکن ۔
۱۷۵- جناب راگھونند راؤ صاحب جذب وکیل عالم پور۔
۱۷۶- خواجہ عبدالوحید صاحب سکریٹری اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ۔ لاہور ۔
۱۷۷- جناب نواب محمد کاظم علی خاں صاحب ڈویزن افسر آصف آباد۔
۱۷۸- جناب محمد زبیر صاحب ایم- اے ہیڈ ماسٹر مسلم یونیورسٹی ہائی اسکول علی گڑھ ۔
۱۷۹- جناب مولوی سید احمد علی صاحب ڈپٹی کلکٹر پریڈ کانپور۔
۱۸۰- جناب مولوی سید حسین صاحب ۔بی ۔اے ۔بی ٹی صدر مہتمم تعلیمات صوبۂ گلبرگہ ۔
۱۸۱- جناب مولوی عارف الدین صاحب تحصیلدار شوراپور (گلبرگہ)
۱۸۲- جناب ڈاکٹر جعفر حسن صاحب عابد منزل ، ترپ بازار حیدرآباد دکن۔
۱۸۳- جناب میر دلاور علی صاحب بارہ دری نواب سالار جنگ بہادر، حیدرآباد دکن ۔
۱۸۴- جناب نواب خواجہ معین الدین علی خاں بہادر نبیرۂ نواب داراب جنگ مرحوم کوچۂ داراب جنگ اندرون یاقوت پورہ ۔حیدرآباد دکن ۔
۱۸۵- جناب میر روشن علی خاں صاحب ، نیا بنگلہ ، تھرڈ لانسرز، حیدرآباد دکن ۔
۱۸۶- افضل العلما مولوی محمد عبدالحق صاحب ۔ایم ۔اے پروفیسر عربی

محمڈن کالج مدراس -

۱۸۷- افضل العلما مولوی سید عبدالوہاب صاحب ایم-اے ایل-ٹی پرنسپل جمالیہ کالج پیرامبور - مدراس -

۱۸۸- جناب مولوی برکت علی صاحب شہید ٹیچر لوئر مڈل اسکول پوسٹ آفس- دینیے وال ضلع گجرات (پنجاب)-

۱۸۹- جناب ثناءاللہ خاں صاحب فزیکل انسٹرکٹر عثمانیہ یونیورسٹی کالج اسلام ٹیکری، حیدرآباد دکن -

۱۹۰- جناب مرزا اکبرحسین خاں صاحب بمکان مولوی نصیرالدین صاحب مددگار مال، عقب دفتر صفائی دارالشفا، حیدرآباد دکن -

۱۹۱- جناب سید عبداللہ احمد رضوی صاحب اسٹورکیپر دفتر مہتمم مزرعہ افزائش نسل مویشی سرکار عالی مستقر حمایت ساگر محلہ رکاب گنج نمبر مکان ۲۶ ۷، حیدرآباد دکن -

۱۹۲- جناب محمد یامین زبیری صاحب بی-اے - ایل ایل بی (عثمانیہ) وکیل ترپ بازار، روبروئے مرلی دھر باغ، حیدرآباد دکن -

۱۹۳- جناب مولوی سید محمد احسن صاحب بی-اے - ایل ایل بی وکیل ہائی کورٹ کنشہ روڈ - حیدرآباد دکن -

۱۹۴- جناب مولوی محمد فخرالدین احمد صاحب بمکان مولانا بشیرالدین احمد صاحب تحصیلدار، چیل بازار، حیدرآباد دکن -

۱۹۵- جناب مولوی محمد ابراہیم علی خاں صاحب افضل گنج، حیدرآباد دکن-

۱۹۶- جناب مولوی سید محمد تقی صاحب نشیمن - خیریت آباد، حیدرآباد- دکن-

۱۹۷- جناب نندلال صاحب نندباغ آصف نگر۔ حیدرآباد دکن۔

۱۹۸- جناب قائم رضا نسیم صاحب ہیڈ مولوی چرچ مشن برکت ہائی اسکول لکھنؤ۔

۱۹۹- جناب مولوی جمیل حسین صاحب۔ ایچ سی ایس مددگار صوبہ دار میدک۔ نام پلی، اسٹیشن روڈ، حیدرآباد دکن۔

۲۰۰- جناب مولوی سید صادق عبّاس صاحب مکان مولوی سید اعجاز حسین صاحب خیریت آباد۔ حیدرآباد دکن۔

۲۰۱- جناب مہتمم صاحب کتب خانہ آصفیہ سرکار عالی، حیدرآباد دکن۔

۲۰۲- جناب مہتمم صاحب کتب خانہ کلیۂ جامعۂ عثمانیہ حیدرآباد دکن۔

۲۰۳- جناب مولوی سید بشیرالدین صاحب بی۔ اے لائبریرین لٹن لائبریری، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ۔

۲۰۴- جناب پرایویٹ سکرٹری صاحب ہزہائنس نواب صاحب بہادر پالن پور۔

۲۰۵- جناب عبدالرحمٰن صدیقی صاحب خلیل منزل نمبر ۲۱۷، لوئر سرکلر روڈ، کلکتہ۔

۲۰۶- جناب سید محمد شاہ جیلانی آفندی نمبر۹۳۹ رنگون روڈ۔ سنگاپور۔

۲۰۷- جناب مولوی سید علی یداللہی صاحب تاجر کتب پتھر کی مسجد، محلہ چیچل گوڑہ۔ حیدرآباد دکن۔

۲۰۸- جناب مولوی سید محی الدین قادری صاحب زور پروفیسر اردو جامعۂ عثمانیہ، رفعت منزل، سوماجی گوڑہ، حیدرآباد دکن۔

۲۰۹- جناب مولوی محمد عبدالباسط صاحب زائد ناظم عدالت جالنہ -
۲۱۰- جناب ڈاکٹر سید عبداللطیف صاحب حیدرآباد دکن -
۲۱۱- جناب مولوی غلام احمد خاں صاحب منصرم صوبہ دار اورنگ آباد دکن-
۲۱۲- جناب مولوی علی الدین احمد صاحب ناظم امور مذہبی - حیدرآباد دکن -
۲۱۳- جناب مولوی محمد حبیب الدین صاحب ایچ سی ایس- دوم تعلقدار ڈویژن ناندیڑ-
۲۱۴- جناب مولوی سید صدیق علی خاں صاحب سب انسپکٹر پولیس، شنکر باغ ، حیدرآباد دکن -
۲۱۵- جناب مولوی عبدالقادر سروری صاحب مددگار لکچرار کلیہ جامعۂ عثمانیہ سلطان شاہی حیدرآباد دکن -
۲۱۶- جناب نواب میر واجد حسین خاں صاحب (نواب تاڑبن) منصف نرمل -
۲۱۷- جناب مولوی سید افتخار حسین صاحب انجینیر نمبر مکان (۲۳۱۴) دارالشفا ، حیدرآباد دکن -
۲۱۸ جناب مولوی سید ضمیر احمد صاحب نقوی محلہ سلطان شاہی مغل پورہ- حیدرآباد دکن -
۲۱۹- جناب مولوی محمد ابرار حسین صاحب ایم-اے (علیگ) منشی فاضل مہتمم تعلیمات پربھنی -
۲۲۰- جناب مولوی سید اقبال احمد صاحب بی-اے معرفت مولوی سید محمد ناظم علی صاحب وکیل ہائی کورٹ ، ترپ بازار ، حیدرآباد دکن -

۲۲۱- جناب مولوی سید محمد احمد صاحب کوٹھی وکیل سرکار مرحوم پرانا فیل خانہ، کانپور۔
۲۲۲- جناب مولوی محمد عبدالصمد خاں صاحب بی۔اے پروبیشنر اسسٹنٹ انجینیر، رائچور۔
۲۲۳- جناب مولوی سید سجاد حسین صاحب رزاقی تحصیلدار دیودرگ ضلع رائچور
۲۲۴- جناب مولوی محمد مرتضیٰ خاں صاحب وکیل سرکار عدالت العالیہ۔ حیدرآباد دکن۔
۲۲۵- جناب مولوی محمد قادر حسین صاحب وکیل فتح جنگ کی گلی، حیدرآباد۔دکن۔
۲۲۶- جناب مولوی ریاست علی خاں صاحب تاپٹی مل لیمیٹیڈ لال باغ برہان پور۔
۲۲۷- جناب مولوی اختر حسین صاحب آئی۔سی۔ایس، آفیسر آن اسپیشل ڈیوٹی فارن اینڈ پولیٹیکل ڈپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا، شملہ۔
۲۲۸- جناب ملا شیخ داؤد بھائی صاحب ایم۔اے، داؤد پورہ، برہان پور۔
۲۲۹- جناب مولوی غلام غوث خاں صاحب اوّل تعلقدار ناندیڑ۔
۲۳۰- جناب مولوی سید احمد جمال اللہ صاحب بی۔ایس۔سی مددگار ناظم زراعت سمت گوداوری مستقر ناندیڑ۔
۲۳۱- جناب مولوی شہاب الدین صاحب دوم تعلقدار ڈیویژن ناندیڑ۔
۲۳۲- جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر تعلقہ اردھاپور ضلع ناندیڑ۔
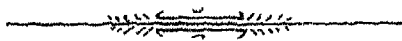
ضمیمہ نمبر ۳

فہرست چندہ و عطیہ دہندگان بابت سنہ ۱۹۳۷ء

۱ - جناب رائے چھوٹے لعل صاحب ساہوکار
اورنگ آباد دکن ۰ — ۰ — ۱۰۰ سکہ عثمانیہ

۲ - جناب مولوی بشیر محمد خاں صاحب بی۔اے۔
مددگار ناظم تعلیمات حیدرآباد دکن ۰ — ۰ — ۷۰ ″

۳ - آنریری سکریٹری انجمن ہذا۔ ۰ — ۰ — ۱۵ ″

۴ - جناب ساہوکار جمال محمد صاحب پیرامبو،
پوسٹ بکس ۹۸، مدراس ۰ — ۸ — ۲۶۲ ″

۵ - جناب نواب قطب علی خاں صاحب جاگیردار
حیدرآباد دکن ۰ — ۰ — ۳۰۰ ″

۶ - جناب نواب صدر یار جنگ بہادر مولانا
محمد حبیب الرحمٰن خاں صاحب شروانی
علی گڑھ ۰ — ۰ — ۷ ″

ضمیمہ نمبر ۴

مستقل خریدار ارکان بابت ۱۹۳۷ء

جناب نواب ممتاز یار الدولہ بہادر خیریت آباد حیدرآباد دکن
جناب مولوی احمد علی خاں صاحب سپرنٹنڈنٹ اسٹور آبرسانی حیدرآباد دکن
جناب خان بہادر سید شوکت علی صاحب سیہور (سنٹرل انڈیا)
جناب مولوی سید عطا حسین صاحب ایم - اے - سابق ناظم تعمیرات حیدرآباد دکن
جناب محمد عبدالقادر صاحب سروری پروفیسر جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن۔
جناب سید اختر حسین صاحب پروفیسر جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن
جناب عبدالمجید سلطان خاں صاحب ۱۴۱ اکسفورڈ اسٹریٹ سکندرآباد - دکن
جناب محمد سعید الرحمٰن صاحب ملک پیٹھ حیدرآباد دکن
جناب کریم اللہ خاں صاحب سوماجی گوڑہ حیدرآباد - دکن
جناب ڈاکٹر سید عبدالرحمٰن صاحب لنگم پلی حیدرآباد - دکن
جناب حبیب الرحمٰن صاحب ناظم معلومات سرکار عالی حیدرآباد - دکن
جناب ڈاکٹر ایم - ایم صدیق حسین صاحب میڈیکل آفسر حیدرآباد - دکن

جناب سید سعید حسین صاحب وکیل ترپ بازار حیدرآباد۔ دکن
جناب نواب سردار جنگ بہادر نارائن گوڑہ ۔ حیدرآباد ۔ دکن
جناب میر حامد علی خاں صاحب حیدرآباد۔ دکن
جناب صاحبزادہ میر نجات علی خاں صاحب حیدرآباد ۔ دکن
جناب یوسف علی صاحب ایچ، سی، ایس ۔ حیدرآباد۔ دکن
جناب سید مختار علی صاحب وکیل ویجاپور ضلع اورنگ آباد۔ دکن
جناب مولوی غلام محمود صاحب وکیل ویجاپور ضلع اورنگ آباد ۔ دکن
جناب سید غلام پنجتن صاحب مددگار معتمد عدالت و کوتوالی امورعامہ سرکار عالی حیدرآباد۔ دکن
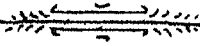
ضمیمہ نمبر ۵
شاخیں

نمبر شمار	نام شاخ	نام سیکرٹری
(۱)	دائرہ ادبیہ پشاور (صوبہ سرحد)	عبدالودودخاں صاحب قمرؔ بی، اے
(۲)	(الف) بزم ادب کوہاٹ "	وزیر محمد خاں صاحب آذرؔ منشی فاضل
(۳)	انجمن اردو پنجاب - لاہور	میاں بشیر احمد صاحب بی، اے (آکسن) بار ایٹ لا ایڈیٹر رسالہ ہمایوں لاہور
(۴)	(الف) انجمن اردو باغبان پورہ، لاہور	میاں عبدالرحمٰن صاحب اعجازؔ
(۵)	(ب) انجمن اردو - جالندھر	سید فیضی جالندھری صاحب بی،اے (آنرز)
(۶)	(ج) مجلس اردو - گوجرانوالہ	ایم-آئی - ملک صاحب ایم-ایس سی-
(۷)	(د) بزم ادب - جھنگ	چودھری محمد عبدالقادر صاحب بی،اے- بی-ٹی - (علیگ)
(۸)	(ک) انجمن اردو-راولپنڈی	عبدالعزیز صاحب فطرتؔ-
(۹)	انجمن ترقی اردو-کراچی (سندھ)	سید منظور احمد صاحب ہمدانی
(۱۰)	انجمن ترقی اردو میرٹھ (صوبۂ متحدہ)	قاضی زین العابدین صاحب سجادؔ
(۱۱)	انجمن انیس اردو-الہ آباد	سید اختر حسین صاحب

نمبر شمار	نام شاخ	نام سیکرٹری
(۱۲)	انجمن ترقی اردو۔ ناگپور (صوبۂ متوسط)	منشی عبدالجبار خاں صاحب
(۱۳)	انجمن ترقی اردو۔ نرسنگھ پور "	ماسٹر حمایت یزداں صاحب
(۱۴)	انجمن ترقی اردو۔ امراؤتی (برار)	مرزا منظور حسین صاحب شور ایم۔اے (علیگ)
(۱۵)	انجمن ترقی اردو۔ بالاپور (برار)	حکیم محمد معصوم صاحب آرمان۔
(۱۶)	بزم ادب۔ بھوساول (خاندیش)	منشی شیخ عباس صاحب
(۱۷)	انجمن ترقی اردو صوبۂ بہار۔ پٹنہ	قاضی عبدالودود صاحب بارایٹ لا
(۱۸)	(ا) انجمن ترقی اردو۔ بہار شریف	سید شرف الحسن صاحب
(۱۹)	(ب) انجمن ترقی اردو۔ باڑھ	محمد منصور صاحب
(۲۰)	(ج) انجمن ترقی اردو۔ مظفر پور	شاہ نعمت اللہ صاحب
(۲۱)	انجمن ہلال اتحاد۔ خسرو پور۔ پٹنہ	سید شاہ احمد حسن صاحب۔ بسمل۔
(۲۲)	انجمن ترقی اردو سارن۔ چھپرہ	قاری احمد کریم صاحب کریم
(۲۳)	انجمن ترقی اردو۔ رسول پور نستا (دربھنگہ)	اعجاز احمد صاحب اعجاز۔
(۲۴)	انجمن ترقی اردو احمد آباد (گجرات)	سید احمد امین صاحب قادری
(۲۵)	انجمن ترقی اردو مدراس	افضل العلما مولوی سید عبدالوہاب صاحب بخاری۔ ایم۔ ایل سی پرنسپل جمالیہ کالج
(۲۶)	نیلگری اردو سوسائٹی لوڈیل (نیلگریز)	مولوی رشید احمد صاحب ایم اے۔
(۲۷)	انجمن ترقی اردو تیلیچری (مالابار)	محمد عمر صاحب۔ منشی فاضل

نمبر شمار	نام شاخ	نام سیکرٹری
(۲۸)	انجمن ترقی اردو راجپوتانہ - چوموں - (جے پور)	محمد بہلول خاں صاحب دانا
(۲۹)	بزم ادب جموں و کشمیر - جموں	جناب فیض شروانی صاحب
(۳۰)	انجمن ترقی اردو - اجمیر	مولوی عبدالباری صاحب معنی
(۳۱)	انجمن اردو - بھوپال	محمد وکیع صاحب کلیم - ایم - اے
(۳۲)	انجمن ترقی اردو مسلم لائبریری بنگلور	محمد اکبر صاحب -
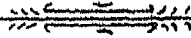
ضمیمہ نمبر ۶

انجمن کے مدارس

نمبر شمار	نام و مقام مدرسہ	نام صدر مدرس	سال کے اختتام پر تعداد			کیفیت
			مسلم	غیر مسلم	میزان	
۱	شبینہ مدرسہ وٹاکمنڈ (نیلگریز)	سید عبدالعزیز صاحب بخاری	۱۶	۱۰	۲۶	اکثر طلبہ بڑی عمر کے ہیں۔
۲	شبینہ مدرسہ ولنگٹن "	مولوی عبدالحفیظ صاحب	۱۹	×	۱۹	تمام طلبہ بڑی عمر کے ہیں۔
۳	شبینہ مدرسہ کونور "	منشی عبدالحنّان صاحب	۱۱	×	۱۱	چند طلبہ بڑی عمر کے ہیں۔
۴	شبینہ مدرسہ میٹو پالیم	منشی محی الدین پاشا صاحب	۲۲	۱	۲۳	چند طلبہ بڑی عمر کے ہیں۔
۵	شبینہ مدرسہ سرمگای	منشی آئی عبدالقادر خان صاحب	۳۹	۶	۴۵	اکثر طلبہ بڑی عمر کے ہیں۔
۶	شبینہ مدرسہ انّور	منشی محمد اکبر خاں صاحب	۲۵	×	۲۵	تقریباً تمام طلبہ بڑی عمر کے ہیں۔
۷	مدرسہ اسلامیہ ارون کاڈو	منشی محمد ہارون صاحب	۲۳	۱	۲۴	یہاں اور کوئی مدرسہ مسلمانوں کے لیے نہیں ہے۔
۸	اردو مدرسہ بکنتور	قاضی محمد ابراہیم صاحب	۲۹	×	۲۹	" " "
۹	اردو مدرسہ کارمڑے	سید عبدالغفور صاحب	۴۲	×	۴۲	" " "
۱۰	شبینہ مدرسہ کوتگری (نیلگریز)	منشی عبدالخالق صاحب	۱۲	×	۱۲	
۱۱	شبینہ مدرسہ تیلیچری (مالابار)	افضل العلما مولوی محمد حنیف صاحب	۲۵	×	۲۵	زیادہ تر بڑی عمر کے طلبہ تعلیم پاتے ہیں۔

ضمیمہ نمبر ۷

ایجنسیاں

نمبر شمار	نام ایجنسی	مقام
۱	الناظر بک ایجنسی۔	لکھنؤ
۲	نظامی پریس بک ایجنسی۔	بدایوں
۳	شیخ مبارک علی صاحب۔	لاہور
۴	دی پنجاب پبلشنگ ہاؤس ریلوے روڈ۔	لاہور
۵	جامعہ ملیہ اسلامیہ۔	دہلی
۶	دار المصنفین۔	اعظم گڑھ
۷	قومی کتب خانہ ریلوے روڈ۔	لاہور
۸	مکتبۂ ابراہیمیہ۔	حیدرآباد دکن
۹	حیدرآباد بک ڈپو۔	چادر گھاٹ حیدرآباد دکن
۱۰	مسلم ایجوکیشنل کانفرنس بک ڈپو۔	علی گڑھ
۱۱	مسرس لیوزک کمپنی نمبر ۴۶ گریٹ رسل اسٹریٹ۔	لندن
۱۲	اٹوہرا سروٹز۔	لپزک۔ جرمنی
۱۳	منیجر صاحب اجمل ڈیلی۔ پرنسس بلڈنگ جے جے، ہاسپٹل۔	بمبئی
۱۴	مسرز ایم اے برادرس تاجران کتب۔	بھوپال

نمبر شمار	نام ایجنسی	مقام
۱۵	شبلی بک ڈپو -	لکھنؤ
۱۶	کتابستان -	الہ آباد
۱۷	انوار المطابع -	لکھنؤ
۱۸	بھارگو اسکول بک ڈپو -	لکھنؤ
۱۹	بھارگو بک ایجنسی جانسٹن گنج -	الہ آباد
۲۰	مسلم یونیورسٹی بک ڈپو -	علی گڑھ
۲۱	اے اے منشی اینڈ کمپنی تاجران کتب دیوان چوک -	جوناگڑھ
۲۲	شاد بک ڈپو - چوکھڑہ	پٹنہ سٹی
۲۳	میسرز تاراپور والا اینڈ سنز -	ہارن بی روڈ - بمبئی
۲۴	نیو بک ایجنسی -	ہارن بی روڈ - بمبئی
۲۵	کتاب خانہ انجمن ترقی اردو (ہند) عابد روڈ	حیدر آباد - دکن

۱۱/۴ھ

Annual Report

OF THE

Anjuman-e-Taraqqi-e-Urdu (India),

FOR

1937

---:0:---

EDITED AND ISSUED

BY

ABDUL HAQ, B.A. (Alig.), D.Litt. (Allahabad),

Life Honorary Secretary,

Anjuman - e - Taraqqi - e - Urdu, (India).

---:0:---

Printed at the
Latifi Press, Delhi Gate, Delhi